



شمارہ ۲۱

شعبہ چیتہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ملاک شہر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۲۴

ایڈیٹر:

محفوظ قادیانی

نائب ایڈیٹر:

جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ || ۲۲ ہجرت ۱۳۵۴ھ || ۲۲ مئی ۱۹۷۵ء

جامعہ اہلبیت کے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جن کی صراح و وحانی قیادت میں جامعہ نے ۱۹۷۴ء میں آگ اور خون کے دریا کو بسلاست عبور کیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ————— لَحْمَدُهُ وَلِصَلَّيْ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ————— وَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ الْمَسِيحِ الْمَوْجُودِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو اے

۷۵ — ۱۹۷۴ء

ابتداء اور امتحان کا سال - صبر و ثبات اور صدق و وفا کا سال برکتوں رحمتوں اور فلاح کا سال

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اجاب کرام! السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالسَّمَرَاتِ یعنی اللہ تعالیٰ ابتلاء میں ڈال کر اپنے مخلص بندوں کا امتحان لیا کرتا ہے۔ ان کی آزمائش کے لئے خوف کے سامان پیدا کرتا ہے۔ مجھوک اور پیاس کے حالات پیدا کرتا ہے، اموال کوٹے جاتے ہیں۔ جانی قربانی دینی پڑتی ہے۔ تدبیر اور کوشش کے ثمرات سے محروم کیا جاتا ہے۔ اور یہ اس لئے نہیں کہ الہی منشاء انہیں تنہا کرنا چاہتا ہے۔ بلکہ یہ آزمائشیں اس لئے آتی ہیں کہ ان کے صدق و ثبات، ان کے اخلاص و وفا، ان کے صبر و ثبات کو ظاہر اور روشن کیا جائے۔ اور اللہ کی یہ مایاں رحمتوں کا انہیں وارث بنایا جائے۔ اور رب کریم سے ان کا جو اثر و ربط رشتہ اور تعلق ہے اسے نمایاں کیا جائے۔ اور مخالف حامد کو و طرد میرت میں ڈالا جائے۔ گزشتہ مالی سال انہیں آزمائشوں کا سال تھا۔ گزشتہ مالی سال انہیں امتحان کا زمانہ تھا۔ گزشتہ مالی سال مخلصین کی اس جامعیت کے صبر و ثبات کا سال تھا۔ امتحان آیا گزر گیا۔ صبر و ثبات مخلصین نے دنیا کی نگاہ کو پریشان بھی کیا اور حیرت میں بھی ڈالا۔ خدا نے ہر بان سے مخلصین کے صبر اور وفا اور ایثار کو دکھایا اور ان کی کوششوں میں برکت ڈالی۔ اور انہیں قبول کیا۔ جہاں تک مالی قربانی کا سوال ہے مخلصین کی اس جامعیت کو اللہ ہر بان سے یہ توفیق عطا کی کہ اس سے قبل کے سال کی مالی قربانیوں کے مقابلہ میں — ٹوٹے جانے، مکانوں کے چلائے جانے، کاروبار کے بند کئے جانے۔ بائیکاٹ کو انتہا تک پہنچانے جانے کے باوجود — لاکھوں روپیہ کی زیادتی کے ساتھ مالی قربانیاں ادا کیں۔ حضور پریش کر سکیں۔ اور زرعی اصلاحات کے نتیجہ میں زمین کی آمدنی کی کو پورا کئے آگے ہی آگے نکل جائیں۔ الحمد للہ۔

مہدی معبود کے وجود کی سرسبز شاخ! میرے پیارے! ان ابتلاؤں پر صبر و ثبات کے ساتھ اتنا اللہ و اتنا اللیہ راجعون کہنے والو!!! اس ایثار و وفا کے نتیجے میں ان تمام برکات اور رحمتوں کے وارث بنو جن کا اس آئینہ کوہ میں بشارت دی گئی ہے۔ اور خدا کے اس مخلص گروہ میں شامل ہو جاؤ۔ اور شامل رہو۔ جو ہدایت یافتہ اور سچی کامیابی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ آمین۔

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۱۱ ہجرت ۱۳۵۴، ہجری شمسی
۱۱ مئی ۱۹۷۵ء

انصارِ احمدیہ

قادیان ۱۹ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح اٹالت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی محبت کے متعلق افضل میں شائع شدہ موزع ۱۲ ہجرت (مئی) کی اطلاع نظر ہے کہ "کلی حضور کو کچھ دیر کے لئے حشرات ہونگے تھی۔ بس کے بعد نماز نازل پر آگیا۔ ابھی کو دوری باقی ہے۔"

اجاب اپنے محبوب امام مہام کی محبت و سلامتی و درازی عمر اور مقصدِ عالیہ میں تاثر المراسی کے لئے درودِ دل سے دعا میں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۹ ہجرت (مئی)۔ حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل ناظر علی و امیر مقامی مع جلد و درویشانِ کرام بغضِ تلے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۱۹ ہجرت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وقیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع دو چھوٹے بچوں کے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ مقدس خاندان کے دیگر افراد تامل حیدر آباد سے واپس تشریف نہیں لائے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حفاظ و ناصر رہے۔ آمین ۶

ضرورت ہے۔ کیونکہ "آفتاب آمد دلیلِ آفتاب" کے مطابق ہم نے نظامِ خلافت کی برکتوں کو ہر آن آسان کی پہنائیوں سے اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب آفات و مصائب ہمارے ایمانوں کے امتحان کے لئے کا دریا ہوں، تو ہم آسمان سے نکلے ہوئی اس رسی کو پینے سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ تھام لیتے ہیں۔ ہادی انگلیوں کی گرفت اس رسی پر اور بھی مضبوط ہوجاتی ہے۔ اور ہماری نگاہیں اپنے پیارے امام کی مجلسِ لب پر لگی رہتی ہیں۔ اور قلوب اس مجلسِ لب سے پیدا ہونے والی آواز پر عمل کے لئے بیاب ہوجاتے ہیں۔

یہ تو ایک مسلمہ اسلامی عقیدہ ہے کہ خلیفہ وقت کا وجود اپنی سنجاب دعاؤں اور اپنے تقویٰ و طہارت کے ذریعہ سے اور پھر اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس کے قرب کی وجہ سے جماعت کے لئے ایک توفیق کا حکم رکھتا ہے۔ اسی لئے اصدق الصادقین رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اَلَا مَامٌ حَقٌّ يَخْلُقُ مِنْ وَرَائِهِ"۔ چنانچہ ہم افرادِ جماعت احمدیہ علی وجہ البصیرت خدا کی قسم حکم کر سکتے ہیں کہ خلیفہ وقت واقعی جماعت کے لئے ایک ڈھال ہوتا ہے۔ جس کی قیادت میں اپنی جماعت بڑی بڑی مہات کو سر کر رہی ہے۔ وہ خلیفہ وقت کے ارشادات و ہدایات کی تعمیل کر کے تھوڑے ہی عرصہ میں اکثاف و اطرافِ عالم تک پیغامِ حق پہنچا دیتی ہے۔ اور آفات و مصائب میں گھر جانے ہر اس کے انفاذِ قدرت سے سکون پاتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء کی مشہور زمانہ انجیلی ٹیش کے زمانہ میں جب خلافت کے طوفان پھیرے ہوئے تھے، یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی روحانی وجود تھا جو خدا تعالیٰ سے تعلق اور قرب کی وجہ سے جماعت کے لئے ایک ڈھال بنا اور چاروں طرف سے مصائب میں گھر رہی ہوئی جماعت کو ان سکینت بخش الفاظ میں مژدہ شہناک :-

"انشاء اللہ فتح ہادی ہے۔ کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں بھی دیکھا ہے کہ خدا نے مجھے چھوڑا، انجیلیا وہ مجھے چھوڑ دے گا؟ ساری دنیا مجھے چھوڑ دے۔ گروہ انشاء اللہ مجھے بھی نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے۔ وہ میرے پاس ہے۔ خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر میں کسی مدد سے سب دُور ہو جائیں گے۔ تم اپنے نفسوں کو سنبھالو اور میری اختیار کرو۔ سلسلہ کام خدا خود سنبھالے گا۔"

خاکسار مرزا محمود احمد ص ۳۳

اور پھر واقعی ایسی ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے مظاہرِ جماعت کی مدد کی۔ اور ظلم کے ہاتھ کو رک کر جماعت کو جاوہ ترقی پر ڈال دیا۔

پھر ۱۹۵۹ء میں جب ۱۹۵۹ء سے بھی بڑے پیمانہ پر جماعت کو آگ اور خون کے دریا میں سے گزرنا پڑا تو یہ خلافت کی برکت ہی تھی جس کی بروقت قیادت اور صحیح رہنمائی نے کشتیِ نوح بن کر جماعت کو سلامت پار آرا دیا۔ اور یہ فرما کر جماعت کو تسلی دی کہ :-

"اللہ تعالیٰ کی قزموں ہماری مدد کے لئے آ رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نصرت کا وقت قریب ہے۔"

(بدر ۲۰-۶-۱۹۶۷ء)

اور یوں حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کے اس قولِ مبارک کی صداقت روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ خلیفہ وقت کا وجود جماعت کے لئے ایک ڈھال ہوتا ہے جس کے پیچھے کھڑے ہر جماعت، ابتلاؤں اور آزمائشوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ ظاہری ہتھیاروں سے نہیں بلکہ دعاؤں اور نیکی اعمال کے روحانی ہتھیاروں سے لیس ہو کر! اللہ تعالیٰ ہمیں تابد خلافت کی برکات سے نوازے۔ اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو خدمتِ اسلام کی ہمیشہ توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین ۶

(ف-۱-گ)

ہفت روزہ بدر نقادانِ خلافت
نومبر ۲۷ ہجرت ۱۳۵۲ھ

خلافت

اجتماعیتِ اسلامی کی ضمانت

قرآن کریم نے اجتماعیتِ اسلامی کے درس و تعلیم کے لئے جا بجا بیشمار اسالیب بیان اختیار کئے ہیں۔ اور ہر اسلوب بیان اپنی جگہ اتنا مؤثر اور دلنشین ہے، کہ فطرتِ معیہ بغیر کسی خارجی تحریک و دعوت کے اُسے قبول کرنے پر آمادہ ہوجاتی ہے۔ اور عقلِ سلیم اُسے جذب کرنے کے لئے بیاب ہوتی ہے۔ کہیں آیہ اختلافات کا یقین بخش پیرایہ بیان ہے جس میں تعلیم دین کی ضمانت دی گئی ہے۔ اور کہیں وَاسْتَصْبَحُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا کہہ کر آسمان کی رفعتوں سے ملشکتی ہوئی خدا کی رسی کو مضبوطی اور استقامت کے ساتھ پکڑے رکھنے کی تعلیم کے ساتھ تقریر اور اقتدار سے بچنے کی ہدایت ہے۔ کہیں شہد کا کعبوں کے اتحاد اور نظم و ضبط کی متبادر مثال دے کر ایک نقطہ مرکزی پر جمع ہونے کا سبق دیا گیا ہے۔ اور کہیں چیرنڈیوں کی قنادوں کو درس اجتماعیت کے لئے نمونہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

پھر فطرتِ انسانی چونکہ بنیادی طور پر خلیقِ الْاِنْسَانُ صَرِيعًا کے تحت خطا و نسیان سے ترکیب پاتی ہے۔ اس لئے قیامِ نماز کے ذریعہ سے یہ استقامت فرمایا گیا کہ خدا و رسول کی وحدانیت اور رسالت پر ایمان لانے والے روزانہ پانچ وقت ایک مقام پر جمع ہو کر ایک امام کی قیادت و رہایت میں اجتماعیت کا مظاہرہ اس نظم و ضبط اور اس شان سے کریں کہ سارا اجتماع یک جان ہو کر اور ایک آواز کے تابع ہو کر دُکھ و سچود کرے۔ اور یہ سبق سن متقن دلوں سے شروع ہو کر اس وقت تک کہ جان جانِ آفرین کے سپرد ہو جائے جاری رہے۔ اور مسلمانانِ عالم کے ذہنوں میں اتحاد و اجتماعیت اس طرح جاگزیں ہو جائے۔ اور قلوب کے اندرونی راز ہوجائے کہ کوئی بیرونی مخالفت کوشش کسی بھی وقت اس پر اثر انداز نہ ہو۔

یہ سارے اسباق اتنے سادہ۔ سہل۔ عام فہم اور دلنشین ہیں کہ فطرتِ انسانی کی سعادت انہیں قبول کرنے کے لئے بغیر کسی دلیل کے مستعد ہوجاتی ہے۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ نفسِ انسانی فطرتیں اپنی کجی یا بلی کے باعث نفسِ امارہ کی تارکیوں میں یوں بٹک جاتی ہیں کہ اپنی ہی شہرہ چشمی سے صراطِ مستقیم کو کھو دیتی ہیں اور تعزیر کی راہ پر گامزن ہو کر اس خدا کی ہستی پر بھی دلیل چاہتی ہیں جو ہر آن اپنی عظمتوں کے ساتھ ان کے سامنے جلوہ گر ہوتا ہے۔ اور پھر بعض فطرتِ انسانی افراد کی اس طرح شکار ہوتی ہے کہ وہ حقیر ترین پتھر کے ٹکڑوں کو تراش کر اس کے سامنے سجدہ بیز ہوجاتی ہے۔ اور خدا کی بخشی ہوئی عظمتوں کو خود تراشیدہ اھنام پر تزیان کر دیتی ہے۔

اجتماعیتِ اسلامی کے لئے خدا تعالیٰ کے قائمِ زمرود مضبوط نظامِ خلافت ہی پر نظر کیجئے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد ایک عرصہ تک خلافتِ راشدہ کی برکتوں سے منتفع ہونے کے بعد اور یہ جانتے کے باوجود کہ یہی نظامِ اسلام کے استحکام کی ضمانت ہے، کچھ بدقسمت اور فطرت میں کجی رکھنے والے لوگ ایسے اٹھ کھڑے کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اس حصارِ اسلام کو منہدم کرنے کی کوششیں کیں۔ اور خدا کی اس نعمت سے محروم ہو کر اپنی بد بختی پر ٹھہر گئے۔ اور پھر صدیوں تک اہل اسلام نظامِ خلافت سے محرومی کے باعث افتراق و انتشار کا شکار ہو کر ہستیں کی طرف ٹھٹھکتے رہے۔ جنھن مفلوکوں میں خلافت کے حق میں بربگ فریاد آوازیں اُٹھتی رہیں۔ لیکن وہ سوادِ اعظم کے مخالفانہ شور میں دبا کر وہ جاتی رہیں۔

اب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافتِ علیٰ منہاج النبوۃ کا نظام پھر قائم فرمایا ہے۔ اور ہم گزشتہ ۷۰ سال سے اس بابرکت نظام کی برکات سے منتفع ہو رہے ہیں۔ ہم نے لَيْسَتْ خِلَافَتُكُمْ کِی خدائی بشارت کو اپنے سینے سے یوں لگا رکھا ہے کہ ہمیں کبھی یہ خیال بھی نہیں آتا کہ اس کے لئے کسی اور دلیل کی

خلافت حقہ اسلامیہ

نقص پر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

تشمہ ولوڈ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سرایا۔
 قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
 وَعَلَّمَ اللَّهُ الْقُرْآنَ امَّوْ
 هُكُلَهُ وَعَلَّمَ الصَّالِحِينَ
 لِيُخَلِّصَهُمْ فِي الْأَرْضِ
 كَمَا اسْتَخْلَفَ الْخَلِيفَةَ
 قَبْلَهُمْ وَلِيُخَلِّصَهُمْ
 وَبِهِمُ الرِّضَىٰ اَللَّهُمَّ
 لَعَلَّكُمْ وَكَبَّرَتْ لَعَلَّكُمْ
 فِي حَقِّهِمْ اَمْسِنَا
 يَحْبِبُهُمْ وَنَحْنُ لَا يَحْسِبُونَ
 فِي شَيْئًا دَرْ مَنَ كَتَبَتْ
 بَعْدَهُ فَاُولَٰئِكَ لَكَ هُمْ
 الْفَسَقُونَ ۝

(التورہ)
 اس آیت کے متعلق تمام بچے مفسرین
 اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت خلافت
 اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اسی طرح صحابہ
 کرام و رضوان اللہ علیہم اجمعین، اذی اللہ
 خلفاء راشدین بھی اس کے متعلق کراہی
 دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علی الصلوٰۃ
 والسلام نے بھی اپنی کتابوں میں اس
 آیت کو پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ
 آیت خلافتِ اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اس
 آیت میں اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے
 کہ اے خلافت حقہ اسلامیہ پر ایمان
 رکھنے والے لوگو! چونکہ یہاں خلافت
 کا ذکر ہے۔ اس لئے اَمْسِنَا میں ایمان
 لانے سے مراد ایمان بالخلافت ہی ہو سکتا
 ہے۔ پس یہ آیت مہاتبعین کے متعلق ہے
 غیر مہاتبعین کے متعلق نہیں۔ کیونکہ وہ خلافت
 پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے خلافت
 حقہ اسلامیہ کو قائم نہ رکھنے اور اس کے
 حصول کے لئے کوشش نہ کرنے والوں کو
 سے اللہ ایک وعدہ کرتا ہے اور وہ
 یہ ہے کہ ہم تم میں سے نہیں ہیں اسی طرح
 خلفاء بنائے رہیں گے جس طرح تم سے پہلے
 لوگوں کو خلفاء بنایا۔ اور ہم ان کے لئے
 اسی دین کی جادری کریں گے جو ہم نے
 ان کے لئے پسند کیا ہے۔ یعنی جو
 ایمان اور عقیدہ ان کا ہے وہی خدا کو
 پسند ہے۔ اور اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا
 ہے کہ وہ اسی عقیدہ اور طریق کو دنیا

میں جاری رکھے گا۔ اور اگر ان پر کوئی
 خوف آیا تو ہم اس کو تبدیل کر کے
 اس کی حالت لے آئیں گے۔ لیکن ہم بھی
 ان سے امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ توحید
 کو دنیا میں قائم کریں گے اور شرک
 نہیں کریں گے۔ یعنی شرک مذاہب کی
 تردید کرتے رہیں گے۔ اور اسلام کی
 توحید حقہ کی اشاعت کرتے رہیں گے۔
 خلافت کے قائم ہونے کے بعد
 خلافت پر ایمان لانے والے لوگوں
 نے خلافت کو ضائع کر دیا۔ تو فرماتا ہے
 مجھ پر الزام نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ میں
 نے ایک وعدہ کیا ہے اور شرط یہ ہے
 کہ اس خلافت کے ضائع ہونے
 پر الزام تم پر ہوگا میں اگر پیشگوئی کرتا
 تو مجھ پر الزام ہوتا کہ ہماری پیشگوئی چھوٹی
 نکلی۔ مگر میں نے پیشگوئی نہیں کی۔ بلکہ
 میں نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ اور شرط
 وعدہ کیا ہے کہ اگر تم مومن بالخلافت
 ہو گئے اور اس کے مطابق عمل کرو گے
 تو مجھ میں خلافت کو تم میں قائم رکھو
 میں اگر خلافت تمہاری باتوں سے
 نکل گئی تو یاد رکھو کہ تم مومن بالخلافت
 نہیں رہو گے، کافر بالخلافت ہو جاؤ گے۔
 اور صرف خلفاء کی اطاعت سے نکل
 جاؤ گے بلکہ میری اطاعت سے بھی نکل
 جاؤ گے۔ اور میرے بھی باغی بن جاؤ گے۔

خلافت حقہ اسلامیہ کے عنوان کی وجہ

میں نے اس مضمون کا ہیڈنگ —
 "خلافت حقہ اسلامیہ"
 اس لئے رکھا ہے کہ جس طرح موسیٰ
 زبیر علیہ السلام موعود پر دو حقوق
 میں تسلیم ہوا۔ ایک، ڈور حضرت مسیح
 علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام تک تھا، اور ایک، دور
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر
 آج تک چلا آ رہا ہے۔ اسی طرح اسلام
 میں بھی خلافت کے دو دور ہیں۔
 ایک دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بعد شروع ہوا۔ اور اس کی ظاہری
 شکل حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئی۔
 اور دوسرا دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اولی رضی
 اللہ عنہ سے شروع ہوا۔ اور اگر آپ
 لوگوں میں ایمان اور عمل صالح قائم رہا۔
 اور خلافت سے وابستہ رہتے رہیں تو انشاء
 اللہ یہ دور قیامت تک وجہ کامیابی
 میں ثابت ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 کہ اگر ایمان بالخلافت قائم رہا اور خلافت
 کے قیام کے لئے تہیہ و تدبیر جاری رہی
 تو میرا وعدہ ہے کہ تم میں سے دینی
 موقوفوں میں سے اور تمہاری جماعت میں
 میں خلیفہ بناتا رہوں گا۔ رسول کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے متعلق
 احادیث میں تصریح فرمائی ہے۔ آپ
 فرماتے ہیں۔
 مَا كُنَّا نَسُوْكُ قَطُّ اَلَّا
 تَخْتَلِفَ اَخْلَافُهُ ۝
 (جامع الصغیر للبیہقی)

کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے
 اور میرے بعد بھی خلافت ہوگی۔ اس کے
 بعد ظالم حکومت ہوگی۔ پھر جاہلومت
 ہوگی۔ یعنی جبر و غلبہ اگر مسلمانوں پر حکومت
 کریں گی۔ جو بددستی مسلمانوں سے حکومت
 چھین لیں گی۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ
 پھر خلافت علی منہاج النبوۃ
 ہوگی۔ یعنی جیسے نبیوں کے بعد خلافت
 ہوتی ہے۔ ویسی ہی خلافت پھر جاری کر
 دی جائے گی۔

خلافت حقہ اسلامیہ کے عنوان کی وجہ

میں نے اس مضمون کا ہیڈنگ —
 "خلافت حقہ اسلامیہ"
 اس لئے رکھا ہے کہ جس طرح موسیٰ
 زبیر علیہ السلام موعود پر دو حقوق
 میں تسلیم ہوا۔ ایک، ڈور حضرت مسیح
 علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام تک تھا، اور ایک، دور
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر
 آج تک چلا آ رہا ہے۔ اسی طرح اسلام
 میں بھی خلافت کے دو دور ہیں۔
 ایک دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بعد شروع ہوا۔ اور اس کی ظاہری
 شکل حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئی۔
 اور دوسرا دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پوپ کے متبعین اب خراب ہو گئے ہیں۔
 مگر اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ
 پھر ان سے شائبہ کیوں دی؟ اللہ تعالیٰ
 قرآن کریم میں صاف طور پر فرماتا ہے کہ
 كَمَا اسْتَخْلَفَ النَّبِيُّ
 مِنْ قَبْلِهِ ۝

جس طرح پہلے لوگوں کو میں نے خلیفہ بنایا تھا
 اسی طرح میں تمہیں خلیفہ بنائوں گا۔ یعنی جس
 طرح موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں
 خلافت قائم کی گئی تھی۔ اسی طرح تمہارے
 اندر بھی اس حصہ میں جو موسیٰ علیہ السلام
 کے شاہد ہوگا۔ میں خلافت قائم کروں گا۔
 یعنی محققاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی حکومت براہ راست چلے گی۔ پھر جب مسیح
 موعود آجائے گا تو میں اس طرح مسیح ناصری کے
 سلسلہ میں خلافت چلائی گئی تھی۔ اسی طرح تمہارے
 اندر بھی چلاؤں گا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ
 السلام فرماتے ہیں کہ موسیٰ کے سلسلہ میں
 مسیح آیا اور محمدی سلسلہ میں بھی مسیح آیا۔
 مگر محمدی سلسلہ کا مسیح پہلے مسیح سے افضل
 ہے۔ اس لئے وہ قطعیاً جو انہوں نے میں
 وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محمدی مسیح کی
 جماعت نہیں کرے گی۔ انہوں نے خدا کو
 جھٹلایا۔ اور خدا تعالیٰ کو جھٹلایا کہ ایک کمزور
 انسان کو خدا کا بیٹا بنا کر پوجنے لگے۔
 مگر محمدی مسیح نے اپنی جماعت کو شرک
 کے خلاف بڑی شدت سے تعلیم دی ہے۔
 بلکہ خود قرآن کریم نے یہ دیا ہے کہ اگر تم
 خلافت حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر شرک
 کبھی نہ کرنا۔ اور میری خاص عبادت کو ہمیشہ
 قائم رکھنا۔ جیسا کہ یَعْبُدُونِي لَا يُشْرِكُونَ
 بِي شَيْئًا۔ میں ارشاد کیا گیا ہے۔ پس
 اگر جماعت اس کو قائم رکھے گی تبھی وہ انعام
 پائے گی۔ اور اس کی صورت یہ بن گئی ہے
 کہ قرآن کریم نے بھی شرک کے خلاف
 اتنی تعلیم دی کہ بھی مگر اراداً حصہ میں
 نبیل میں لکھی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ
 السلام نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم
 دی ہے کہ حضرت مسیح ناصری کی موجودہ تعلیم
 میں نہیں پائی جاتی۔ پھر آپ کے اہلکاروں
 میں بھی یہ تعلیم پائی جاتی ہے۔ پرنسپل آپ
 کا ایمان ہے۔

اَلْحَدَّثُ الْمَوْحِيَّةُ الْمَشْرِجِيَّةُ
 يَا اَيُّهَا الْاِنْسَانُ ۝
 (تذکرہ طبع اول ۲۳۷)

اے مسیح موعود اور اس کی درستی!
 توحید کو ہمیشہ قائم رکھو۔
 سو اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے توحید پر
 اتنا زور دیا ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے یہ
 اور قرآنی تعلیم پر غور کرتے ہوئے یہ
 یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل

سے توجہ کامل اصرار میں قائم رکھے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں خلافت بھی ان کے اندر قائم رہے گی۔ اور وہ خلافت بھی اسلام کی خدمت گزار ہوگی۔ حضرت سید ناصری کی خلافت کی طرح وہ خود اس کے اپنے مذہب کو توڑنے والی نہیں ہوگی۔

جماعت احمدیہ میں خلافت قائم رہنے کی بشارت

میں نے بتایا ہے کہ جس طرٹ خزانِ کیم نے کہا ہے کہ خلیفہ ہوں گے۔ رسولِ کیم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفہ ہوں گے۔ پھر مَدَحًا عَاصِفًا ہوگا۔ پھر یک جبریت ہوگا۔ اور اس کے بعد خَلْفًا فَخْرًا عَلٰی مَسْجِدِ الْحَبَشَةِ ہوگی۔

(مشکوٰۃ باب الانصار والفتح)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی خزانِ کیم اور رسولِ کیم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت میں الوصیۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ۔

”اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ ہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدریں دکھانا ہے۔ تا مائتوں کی دوجہتی خوشیوں کو پامال کر کے دکھانے سے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری ہر بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے، لیں مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔“

(الوصیۃ ص ۷)

یعنی اگر تم سیدھے رستہ پر چلتے رہو گے تو خدا کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جو دوسری قدرت یعنی خلافت تمہارے اندر آئے گی وہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگی۔ عیسائیوں کو دیکھو، وہ گھجولی خفانت ہی سہی، بیسٹ سو سال سے وہ اس کو لئے چلے آ رہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کو ابھی اڑتالیس سال ہوئے تو کئی نیال پچھڑوں کا خیال دیکھنے لگے۔

اور خلافت کو توڑنے کی کھر میں لگ گئیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ۔
”تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں آگئے ہو کہ دعائیں کرتے رہو۔“
(الوصیۃ ص ۷)

سو تم کو بھی چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت دعائیں کرتے رہو، کہ آئے اللہ! ہم کو مومن باخلافت رکھو اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیجو۔ اور ہمیں ہمیشہ اس بات کا مستحق رکھو کہ ہم میں سے خلیفہ بننے والے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے تاکہ ہم ایک جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر اور ایک صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی جنگیں ساری دنیا سے لڑتے رہیں۔ اور پھر ساری دنیا کو فتح کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدوں میں گرا دیں۔ کیونکہ یہی ہے قیام اور مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہے۔

قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے

یہ جو میں نے ”قدرت ثانیہ“ کے معنی خلافت کے لئے یہ بیان کی ہیں نہیں بلکہ غیر مباین نے بھی اس کو تسلیم کیا ہوا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب لکھتے ہیں۔

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جہازہ قادیان میں بیٹھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مستدرجہ رسالہ الوصیۃ کے مطابقت حسب مشورہ مقتدرین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود بہ اجازت حضرت ام المؤمنین علیہ السلام نے جرتادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اسی وقت بارہ سو تھی والا نائب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ مسمول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔۔۔۔۔۔ یہ خط بطور اطلاع نقل سلسلہ کے ممبران کو

لکھا جاتا ہے۔“
(بدر جون سنہ ۱۳۵۸)
یہ خط ہے جو انہوں نے شائع کیا۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب، شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب دینہ کا بھی انہوں نے ذکر کیا ہے۔ کہ معتدین میں سے وہ اس موقع پر موجود تھے۔ اور انہوں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ سو ان لوگوں نے اس زمانہ میں یہ تسلیم کر لیا کہ یہ جو قدرت ثانیہ کی پیشگوئی تھی یہ خلافت کے متعلق تھی۔ کیونکہ الوصیۃ میں سوائے اس کے اور کوئی ذکر نہیں کہ تم ”قدرت ثانیہ“ کے لئے دعائیں کرتے رہو۔ اور خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ مطابق حکم الوصیۃ ہم نے بیعت کی۔ پس خواجہ صاحب کا اپنا اقرار موجود ہے کہ ”الوصیۃ“ میں

جو پیشگوئی کی تھی وہ ”خلافت“ کے متعلق تھی۔ اور قدرت ثانیہ سے مراد ”خلافت“ ہی ہے۔ پس حضرت خلیفہ اول کے ہاتھ پر خواجہ کمال الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کا بیعت کرنا اور اسی طرح میرا اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیعت کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ تمام جماعت احمدیہ نے بالاطفاق خلافت احمدیہ کا اقرار کر لیا۔ پھر حضرت خلیفہ اول کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اول کے تمام خاندان اور جماعت احمدیہ کے نواسے فیصدی افراد کا میرے ہاتھ پر بیعت کر لینا اس بات کا مزید ثبوت ہوا کہ جماعت احمدیہ اس بات پر متفق ہے کہ ”خلافت احمدیہ“ کا سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔



نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر

انما مکتہ رشیدیہ روشن صاحب تنویر مسخوم

تجھ کو آنکھوں سے میچائے زماں! دیکھ لیا
تو ہی اسلام کا ہے زندہ نشان دیکھ لیا
زندگی بخش ہے کیا وادی ربوہ کی فضا
ہم نے اس خطہ ارضی میں جٹاں دیکھ لیا
نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر
ہے جماعت کی یہی رُوح رواں دیکھ لیا
ڈھال ہے جس کے وراء ہوتا ہے مون کا جہاں
ہم نے یہ تجربہ سے راز عیاں دیکھ لیا
استغانت ہے خدا کی یہ عبادت تنویر
بزم شوریٰ میں یہی ہم نے سماں دیکھ لیا



آیتِ استخلاص اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ مختلف شکلوں میں قیامِ خلافت کو دیکھا ہے

جدویت عظمیٰ اور خلافت عظمیٰ اب قیامتِ صفر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ابراہیم اللہ تعالیٰ بضرہ العزیز نے ۱۹۲۸ء کو مجلس انصاریہ، مرکزہ ربوہ کے سلسلہ اجتماع کے موقع پر آیتِ استخلاف کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے جو نہایت مدلل اور خوش تقریر فرمائی، اس کا ایک اقتباس بدیلہ ناظرین ہے۔ (ایڈیٹور)

عسری بات بنی ذرا تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ لفظِ خلافت ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کی جماعتوں میں بھی ان لوگوں کے حالات کے مطابق رائج کیا تھا اور جسے اسلام میں بھی اللہ تعالیٰ نے قائم کیا۔ اور ایک وعدہ اور بشارت کے رنگ میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جیسے اور جس رنگ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں خلفاء کا نظام قائم کیا گیا تھا اسی رنگ میں اور اسی طور پر امتِ مسلمہ میں بھی خلفاء کا ایک نظام قائم کیا جائے گا۔ جو بدعا و اور عقیدہ ہوں گے۔ آیتِ استخلاف میں خلافت کا یہ وعدہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

ہر صدی کے سر پر خیر

بھیجا کرے گا تو اس کے دین کی تجدید کریں گے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سے زائد کوئی بات نہیں کی۔ آپ نے جو بھی کہا ہے وہ قرآن کریم کے اصول کی اور قرآن کریم کے اجمال کی تفسیر اور تفصیل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”اور جو لوگ وہی ولایتِ عظمیٰ کی روشنی سے منور بنیں وہ ”الْأَفْطَحُونَ“ کے گروہ بنیں۔ اصل میں اس سے بلاشبہ عادت اللہ ہی ہے کہ وقتاً فوقتاً وہاں خلیفہ قرآن کے ان پر کھول رہتا ہے اور یہ بات ان پر ثابت کر دیتا ہے کہ کوئی زائد تعلیم یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہیں دی۔ بلکہ احادیث صحیحہ میں جملات و اشارات قرآن کریم کی تفصیل ہے۔ سو اس معرفت کے پائے سے اعجازِ قرآن

کریم ان پر کھل جاتا ہے۔ اور نیز ان آیاتِ حُرُوف کی سیاحتی ان پر روشن ہو جاتی ہے۔ جو ان کی شان فرماتا ہے جو قرآن کریم سے کوئی چیز باہر نہیں۔“ (الحق صاحبہ لدھیانہ ص ۵۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں یہ فرمایا کہ امتِ محمدیہ میں ہمیشہ ایک منظم گروہ پیدا ہوتا رہا۔ ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ اور اسی منظم گروہ کو قرآن کریم کے اس وعدہ کے مطابق کہ ”لَا يَخْلُفُكَ اللَّهُ الْعَظِيمُونَ“ اللہ تعالیٰ وقت کی ضرورتوں کے مطابق قرآن کریم کے کھنی خزان اور اسرار میں سے بہت سے اسرار اور بہت سی روحانی دولت عطا کرتا رہے گا۔ پھر وہی وجہ نصرت اس بات پر قائم ہو جائی گے کہ جس طرح نئی نئی باتیں قرآن کریم کی اللہ تعالیٰ نے پس سکائی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو طہری کے سر دار تھے ان کو ہم سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ

قرآن کریم کے معارف اور مذاق

سکھاتا کرتا تھا۔ اور آپ نے جو بھی فرمایا قرآن کریم کی تفسیر ہی ہے۔ قرآن کریم سے زائد کوئی بات آپ نے نہیں کی۔ اس وقت حوالہ تو میرے پاس نہیں لیکن مجھے یاد رہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد دوسری جگہ بھی نہایت وضاحت کے ساتھ اس بات کو بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول اور ہر ارشاد قرآن کریم کی تفسیر ہی ہے جیسے آپ کا ہر فعل اور عمل قرآن کریم ہی کی تفسیر ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب آپ کو گواہ کیا گیا کہ آپ کے اخلاق مسلم کرنا چاہتے تھے تو

قرآن کریم پر یہ لو

قرآن کریم سے جو کچھ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کر دیا۔ تو آپ کے اخلاق و قرآن

کریم ان پر خیر ہیں۔ گوکہ آپ کے اخلاقی اور اعمال میں قرآن کریم کے مطابق ہیں۔ ان سے باہر نہیں۔

اب سوال میرا ہوتا ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر ایک خدو آیا کرے گا یہ قرآن کریم کی کس آیت کی تفسیر ہے۔ پھر ہمیں اس حدیث کے مسیح معنی معلوم ہوں گے ورنہ غلطی کھا جائی گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد بار اور بڑی وضاحت اور تفصیل سے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث قرآن کریم کی آیتِ استخلاف کی ایک تفسیر ہے اس آیت میں بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں اور متعدد سلسلہ دئے خلافت کا ذکر ہے اور ایک بات کی تفسیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کی کہ ہر صدی کے سر پر ایک خدو دینی پیدا ہوگا۔ اسی لحاظ سے اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا انور سلا لیں تو آپ یہ دیکھیں گے کہ جہاں بھی آپ نے تجدید دینی پر کوئی بحث کی یا کوئی نکتہ بیان کیا وہاں اسی نکتہ کو میان کرتے ہوئے آپ نے خلافت کا ضرور ذکر کر دیا (اذا ماشاء اللہ) تو آپ نے ساری بحث میں وضاحت بھی اور اشارہ بھی یہ بتایا ہے کہ خلافت اور تجدید دینی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور یہ وعدہ جو دیا گیا ہے کہ

ہر صدی کے سر پر خیر

کئے گا وہ آیتِ استخلاف کے وعدے کا ایک حصہ ہے۔ آیتِ استخلاف میں اس وعدہ سے زیادہ وعدہ دیا گیا ہے یعنی مختلف شکلوں میں خلافت کے قیام کا وعدہ ہے۔ ایک شکل وہ ہے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر ارشادات میں جو دوسری شکلیں خلافت کی ہیں ان پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

خلافت کے معنے

یعنی خدا تعالیٰ نے اس امت کے

جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ :-

”خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ جنہوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو نذر کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آئے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں“

(ملفوظات جلد ۴ ص ۵۶)

پس جو خلیفہ کے معنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جانشین کے ہیں جو ضرورت کے وقت تجدید دینی کی خاطر آئے۔ اور ان میں بھی جبرجہ اسلامی پیدا کرے اور بدعات کو اسلام سے باہر نکال کر کھینک دے۔ اور ایسے سامان پیدا کرے امتِ مسلمہ کے لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کے زیادہ سے زیادہ وارث بن سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیتِ استخلاف میں جو ”کہا“ کا لفظ ہے اور جو ”منکم“ کا لفظ ہے اس کو اس آیت کے معنی سمجھنے کے لئے ایک جیاد ہی اہمیت دی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ جس رنگ میں جس طور پر امتِ مسلمہ میں خلافت قائم کیا گیا تھا اسی رنگ میں اسی شکل میں امتِ مسلمہ میں خلافت کا نظام قائم کیا جائے گا۔ میں پہلے دو تین ایسے حوالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑھ چکا ہوتا ہوں جن میں آپ نے یہ بتایا ہے کہ امتِ محمدیہ کی خلافت اور امتِ محمدیہ کی خلافت میں مماثلت قائم پائی جاتی ہے۔ آپ ان حوالوں کو پڑھیں

سینیں اور پھر اس کے بعد میں بعض باقی تفصیل سے بیان کریں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”یعنی خدا تعالیٰ نے اس امت کے مومنوں اور نیکو کاروں کے لئے وعدہ فرمایا ہے کہ انہی زمین میں علیحدہ بنائے گا۔ جیسا کہ اسی نے پہلوں کو بنایا تھا یعنی اسی طرز اور اسی طریق کے موافق اور نیز اسی ذات اور زمانہ کے مشابہ اور اسی صورتِ جلالی اور جلالی کی مانند

جو بنی اسرائیل میں مسیح اللہ کے بیٹے کے
اسی امت میں بنی خلیفہ بنائے جائیں گے
اور ان کا سلسلہ خلافت اس سلسلہ
سے کم نہیں ہوگا جو بنی اسرائیل کے خلفاء
کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور نہ ان کی طرف
خلافت اس طرز سے مانتی اور مخالف
ہوگی جو بنی اسرائیل کے خلیفوں کے
لئے مقرر کی گئی تھی۔
ماثلت نامہ کا اشارہ چوکھا استخلاف
الذین من قبلہم سے سمجھا جاتا ہے
دلائل دلالت کر رہا ہے کہ یہ ماثلت
دلت ایام خلافت اور خلیفوں کی طرز
اصلاح اور طرز ظہور سے متعلق ہے۔
مگر چونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل
بنی خلیفہ اللہ ہوئے کا مطلب حضرت
موسیٰ سے شروع ہوا اور ایک وقت
دراز تک وقت بہ وقت بنی اسرائیل
میں رہ کر آخر چودہ (سو) برس کے
پورے ہوئے تک حضرت عیسیٰ بن مریم
پر یہ سلسلہ ختم ہوا
پس جب کہ قرآن کریم نے صاف صاف
متلادیا کہ خلافت اسلامی کا سلسلہ بنی
اسرافیل اور نسل یا اپنی جاتی اور جاتی
حالت کی زد سے خلافت اسرائیل سے
بلکی مطابق و مشابہ و مماثل ہوگا اور
یہ بھی متلادیا کہ بنی اسرائیل میں
ہے۔ تو اس میں بنی خلیفہ اور بنی خلیفہ
پر متلادیا گیا کہ جیسے اسلام میں مرفور
انجلی خلیفوں کا شیل موسیٰ ہے جو اس
سلسلہ اسلامی کا سید سالار اور
ارشاہ اور تخت عزت کے اول درجہ
پر بیٹھے والا اور تمام کا صدر اور اپنی
روحانی اولاد کا مورثہ اعلیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم۔ ایسا ہی اس سلسلہ کا خاتم
بائنہ بصیرت نامہ وہ مسیح ابن مریم ہے
جو اسی امت کے لوگوں میں سے حکم دے گا
مسیح صفات سے رنگین ہوگا ہے۔
(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۳۵ - ۱۳۶)
اسی معنوں کو بیان فرماتے ہوئے کوئی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ خلافت میں اول
درجہ کا مقام رکھتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ
جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ بنی زبنی
بنی خلیفہ بنانا چاہتے ہو تو خلیفہ اللہ صلی
عز وجل اور بیٹے اور کائنات طور پر
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ذات
اور کسی کی نہیں اس لئے آپ کو خلافت عظمیٰ
حاصل رہے اور اسی لئے آپ عہدہ عظیم ہیں۔
جو بنی خلیفہ موسیٰ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے از کوئی نہیں۔ لیکن یہ سیکڑا کوئی بنی حضرت
مسیح بنوہو علیہ السلام فرماتے ہیں۔

پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم انھیں استخانی کے لئے ایک
عہدہ عظیم سے جو کم گشتہ سچائی کو
دوبارہ دنیا میں لائے۔
(لیکن یہ ایک کوٹ صحت)
اور آپ نے اسی کی وضاحت کرتے ہوئے
فرمایا ساری دنیا کو نبی اور ملت سے نکال
کر فوری طرف لائے گا کام سوائے جہیزوں
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی نے نہیں کیا
پسے انبیاء اپنے اپنے زمانہ اور اپنی اپنی
قوموں کی طرف مبعوث ہوئے۔ جہاں تک
اللہ تعالیٰ نے اپنی توفیق دی اور ان قوموں
کو بھی جن کی طرف وہ مبعوث ہوئے سچے
توفیق دی ایک محدود وقت اور زمانہ
میں ایک خاص قوم کو انہوں نے خلافت
استخانی سے نکالا۔ اور ان کی استعداد
کے مطابق انہیں رہائی سے مقرر کیا۔ گو ایک
چشمیں دنیا میں پیدا ہوا ہے صلی اللہ علیہ وسلم
جو ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوا اور
اب قیامت تک کے لئے جو عہدیت عظمیٰ
کے مقام پر قائم اور قائم رہے گا اور
ساری دنیا کو تاری اور خلعت سے نکال
کر اللہ تعالیٰ نے فوری طرف بھیج کر لائے
کا کام اس عہدہ عظیم کے سپرد ہے۔ اور اسی
لئے وہ عہدہ عظیم ہے۔
تو اب
خلافت عظمیٰ اس سلسلہ کی نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے
اپنے رنگ میں عہدہ وقت کے لئے اور بنی
اسرائیل کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام
نہی اللہ تعالیٰ کے عہدہ اور خلیفہ سے
لیکن ساری دنیا میں ایک ہی عہدہ عظیم تھا
اور وہ تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
ماثلت نامہ کے متعلق جو آیت استخلافت
میں کہا کہ نزد میں پائی جاتی ہے حضرت
مسیح بنوہو علیہ السلام فرماتے ہیں۔
"اگر اس ماثلت سے ماثلت
نامہ سراویں تو کلام عجب ہوا
جاتا ہے۔ کیونکہ شریعت موسوی
میں چودہ سو برس تک خلافت
کا سلسلہ تمتد رہا نہ صرف نہیں
برس تک۔ اور صدہا خلیفہ روحانی
اور ظاہری طور پر ہوئے۔ نہ
صرف چار اور پھر ہمیشہ کے لئے
خاتمہ۔"
(شہادت القرآن ص ۱)
پھر آپ فرماتے ہیں۔
"کاشکی ایک دل انسان کی
ایسی رائے ہو سکتی ہے کہ وہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام کی نسبت تو یہ

اعتقاد رکھے کہ بلاشبہ ان کی
شریعت کی برکت اور خلافت راشدہ
کا زمانہ برابر چودہ سو برس تک
رہا لیکن وہ نبی جو افضل المرسلین
خیر الانبیاء کہلاتا ہے اور جس کی
شریعت کا دامن قیامت تک
تمتد ہے اسی کی برکات کو یا اسی
کے زمانہ تک ہی محدود رہیں۔
..... اور عظیم کے لفظ سے
یہ جتنا بھی منظور ہے کہ پہلے ہی وہی
لوگ خلیفہ مقرر کئے گئے تھے جو
ایماندار اور نیکو کار تھے اور تم
میں سے بھی ایماندار اور نیکو کار ہی
مقرر کئے جائیں گے۔"
(شہادت القرآن صفحہ ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸)
پھر آپ فرماتے ہیں۔
"بلکہ اس جگہ سے حفاظت ظاہری
حفاظت فوائد و تاثیرات قرآنی
میرا ہے اور وہ موافق سنت اللہ
کے بھی ہو سکتی ہے کہ جب وہ وقت
وقتاً نائب رسول آویں جن میں
ظاہری طور پر رسالت کی تمام جہتیں
موجود ہوں اور جن کو وہ تمام برکات
دی گئی ہوں جو نبیوں کو دی جاتی
ہیں۔ سیدہ ان آیات میں اس
عہدہ کی طرف اشارہ ہے اور
وہ یہ ہے وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ
وَلَيُعْطِيَهُمُ الْإِيمَانَ مِنْ
بَيْنِهِمْ دَلِیلًا مِّنْهُم
وَلَيَكُنَّ لَهُمْ دِلَالٌ مِّنْ
بَيْنِهِمْ وَلَيَكُنَّ لَهُمْ
فُتُوحٌ مِّنْ بَيْنِهِمْ وَلَيَكُنَّ
لَهُمْ دِلَالٌ مِّنْ بَيْنِهِمْ
وَلَيَكُنَّ لَهُمْ دِلَالٌ مِّنْ
بَيْنِهِمْ وَلَيَكُنَّ لَهُمْ
دِلَالٌ مِّنْ بَيْنِهِمْ
(شہادت القرآن ص ۱)
پھر آپ فرماتے ہیں۔
"ہم کب کہتے ہیں کہ عہدہ اور
فرت دنیا میں اگر دن میں
سے کہ کم کرتے ہیں یا زیادہ کرتے
ہیں۔ بلکہ ہمارا تو یہ قول ہے کہ
ایک زمانہ گزرنے کے بعد جب
پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا
ایک غبار پڑ جائے اور بنی خالص
کا جہرہ چھپ جاتا ہے تب اس
ظہوریت چہرہ کو دکھانے کے لئے
عہدہ اور وقت اور روحانی خلیفہ
آتے ہیں۔ عہدوں اور
روحانی خلیفوں کی اس امت

میں ایسے ہی ضرورت ہے جیسا کہ
قدیم سے انبیاء کی ضرورت تھی
آتی رہی ہے۔ اسی سے کسی کو انکار
نہیں ہو سکتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نہی مرسل تھے اور ان کی توفیق بنی اسرائیل
کی تقسیم کے لئے کامل تھی
لیکن باوجود اسی کے بعد توفیق کے
صدہا ایسے ہی بنی اسرائیل میں سے
آئے کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ
نہیں تھی۔
پھر فرماتے ہیں۔
"خارجہ توفیق کی تائید کے لئے
ایک ایک وقت میں چار چار موسیٰ
بھی آئے ہیں کے لئے برکات تک یہ ہیں
شہادت دے رہے ہیں۔
(شہادت القرآن طبع اول صفحہ ۱۳۵)
پھر اس ماثلت نامہ کے ذکر میں آپ فرماتے
ہیں۔
"طوائف تم میں سے یعنی نیکو کار
ایمان داروں کے لئے یہ عہدہ پھر
رکھا ہے کہ وہ انہیں زمینی برائے
رسول مقبول کے خلیفہ کرے گا۔
انہیں کی مانند جو پہلے کرنا رہا ہے۔
..... یہ تو ظاہری طور پر لیتا ہے
ہے مگر جیسا کہ آیات قرآنی عادت
اللہ جاری ہے اسی کے کیے ایک
باطنی معنی بھی رہی اور وہ یہ ہیں کہ
باطنی طور پر ان آیات میں خلافت
روحانی کی طرف بھی اشارہ ہے
جس کا مطلب یہ ہے کہ جب نبیت
الطیبہ دلوں سے اللہ جاتے اور
مذاہب فاسدہ ہر طرف پھیل جاتی
اور لوگ دُوبہ دنیا ہو جاتی اور
دن کے گم ہونے کا اندیشہ ہو تو
ہمیشہ ایسے وقتوں میں خدا روحانی
خلیفوں کو پیدا کرتا رہے گا کہ جن
کے ہاتھوں پر روحانی طور پر حضرت
ادنیٰ دین کی ظاہر ہو۔ اور بنی
عزرت اور باطنی ذلت ہوتا ہمیشہ
دین اپنی اصل تازگی پر خود کرتا رہے
اور ایماندار خلافت کے پھیل جانے
اور دینی کے محفوظ ہوجانے کے اندیشہ
سے امن کی حالت میں آجائیں۔
(براہین احمدیہ طبع اول صفحہ ۱۳۵ - ۱۳۶)
حضرت مسیح بنوہو علیہ السلام نے
کما کی تفسیر
دیکھتے ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام کی امت میں جس قسم کے جس
دنک کے جس زمانہ تک۔ جن وقتوں
کی تحدید کے ساتھ ظہور پیدا ہوتے رہے

بالکل اسی طرح امت محمدیہ میں مہمیاہوں کے امت مومنین کے خلفاء کی تاریخ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں ایک وہ سلسلہ خلافت جو موجودہ خلفاء پر مشتمل ہے جن کے پیچھے اور اسی امت میں برسوں خلیفہ اور مجدد حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے اور جن کے پیچھے وہی اور مہمب سے آخری خلیفہ اور مجدد حضرت مسیح علیہ السلام تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امت محمدیہ میں بھی اسی قسم کی خلافت اور تجدید دینی جاری رہی ہے۔ یعنی اس لفظ نگاہ سے ایک ایسا سلسلہ امت محمدیہ میں مہمیاہوں کی سلسلہ تجدید دین کے بعد انہیں خلیفہ خلافت مطلق حاصل تھی تا کہ علیہ السلام وسلم تھے اور آپ کے بعد پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر تھے اور حضرت ابوبکر کو ایک کامل مشابہت حضرت یونس بن نون سے تھی۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلے خلیفہ ان تیرہ خلفاء کے سلسلہ میں پیدا ہوئے اور آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس مشابہت پر بحث کی ہے جو حضرت ابوبکر کی حضرت یونس بن نون کے ساتھ تھی اور پھر آپ نے فرمایا کہ آخر میں میں ہوں اور میری مشابہت کاملہ حضرت مسیح ناصری سے ہے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب ایک سلسلہ طبعی عرصہ پر تمت ہو (چودہ سو سال پر) تو ہر ایک کوئی کہنے کو تفصیل بحث کرنا چاہیے لے ممکن نہیں کیونکہ تاریخ نے ان واقعات کی تفصیل کو محفوظ نہیں رکھا لیکن

خدا کی حکمت کاملہ

بے بسی کوئی کی تاریخی تفصیلات کو محفوظ رکھا اور آخری کوئی کی تاریخی تفصیلات کو بھی محفوظ رکھا۔ یعنی یونس بن نون کے متعلق بھی یہی تفصیلی حالات معلوم ہیں اور حضرت مسیح ناصری کے متعلق بھی تفصیلی حالات ہیں معلوم ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی تفصیلی حالات ہیں معلوم ہیں پھر آپ کے صحابہ اب بھی زندہ ہیں انہوں نے تو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو دیکھا اور جوان کے بعد آئے والی سلسلہ ہے ان کے سامنے بار بار یہ تفصیل آتی ہے اور ان تفصیل کو جاننے والے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کن رنگوں میں اور کس طریق پر

ایک کامل مشابہت حضرت مسیح علیہ السلام رکھتے ہیں۔ وہی حالات آپ کی زندگی پر گزرے جو حالات حضرت مسیح علیہ السلام کی

زندگی پر گزرے۔ میں تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ اس سلسلہ خلافت اور اس سلسلہ نبی کا ہی آخری خلیفہ ہوں۔ سب سے آخر پر آئے والا۔ میرے بعد اس سلسلہ میں کوئی مجدد پیدا نہیں ہوگا۔ بقولیت ہمارے مجدد و اعظم اس سلسلہ کے خلفاء جو وہ تھے اور جو وہ کا مدد تھے نے پورا کر دیا اور آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ جس طرح وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جس طرح حضرت مسیح ناصری تک تیرہ خلفاء پیدا ہوئے جن میں سے پہلے بارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے تعلق رکھتے تھے اور تیرہوں نے باپ پیدا ہونے کی وجہ سے آپ کی قوم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ ان کے باپ بنی اسرائیل میں سے نہیں تھے اسی طرح امت محمدیہ کے تیرہ خلفاء میں سے پہلے بارہ اسی امت بہت کچھ کی وجہ سے قریش میں سے ہوئے اور ضروری تھا کہ تیرہوں قریش میں سے رہتا دورہ مائت قائم نہ رہتی اور وہ بھی ہوں موعود و مہمب کا دعویٰ کرنے والا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ کے آخر میں خود کو فرار دیا ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سے حوالے ہیں یہاں چند کو میں نے منتخب کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ایسا ہی سلسلہ محمدیہ کی خلافت کا آخری خلیفہ جو مسیح موعود سے موعود ہے سلسلہ مومنین کے آخری خلیفہ سے جو حضرت یحییٰ بن مریم ہے مشابہت رکھے۔"

(تحفہ گولڑیہ ص ۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۹۱)

پھر آپ اسی کتاب میں لکھتے ہیں "اس سلسلہ مساوات سے لازم آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلام کے مسیح موعود سے جو شریعت اسلامیہ کا آخری خلیفہ ہے مشابہت رکھتے ہیں۔"

(تحفہ گولڑیہ ص ۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۹۲)

پھر آپ فرماتے ہیں "چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ حسب وعدہ کما استخلف الذین من قبلہم آخری خلیفہ اسی امت کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رنگ میں آئے گا۔"

(تحفہ گولڑیہ ص ۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۲۰۲)

پھر اسی کتاب میں فرماتے ہیں :-

"اور مائت کی جیناد ڈالنے والا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے اور مائت کا آخری نمونہ ظاہر کرنے والا وہ مسیح عالم خلفاء محمدیہ ہے جو سلسلہ خلافت محمدیہ کا مہمب سے آخری خلیفہ ہے۔"

(تحفہ گولڑیہ ص ۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۹۲)

پھر آپ حضرت موسیٰ کی شریعت اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور کامل شریعت جو قرآن کریم کی شکل میں ظاہر ہوئی بعثت کرنے ہوئے فرماتے ہیں :-

ایک شریعت موسویہ دوسری شریعت محمدیہ اور ان دونوں سلسلوں میں تیسرہ تیسرے خلیفہ مقرر کئے گئے ہیں۔"

(تحفہ گولڑیہ ص ۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۹۲)

پس اسی واسطے

آخری خلیفہ کے ہم کوئی اور معنی نہیں کر سکتے !

سوائے اس کے جو اس کے ظاہری معنی میں کیونکہ آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اس سلسلہ میں صرف تیرہ خلیفہ ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اس سلسلہ میں صرف تیرہ خلیفہ ہیں اور ان میں سے آخری ہوں تو معلوم ہوگا کہ اس آخری کے اور کوئی معنی نہیں ہو سکتے اور اس سلسلہ خلافت میں کسی اور کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب میں کچھ حوالے اس ضمن میں اور پڑھتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑیہ میں فرماتے ہیں :-

"جس آیت میں دونوں سلسلوں یعنی سلسلہ خلافت موسویہ اور سلسلہ خلافت محمدیہ میں مائت ثابت ہے یعنی جس سے قطعی اور یقینی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ سلسلہ نبوت محمدیہ کے خلیفہ سلسلہ نبوت موسویہ کے مشابہہ و مماثل ہیں۔

وہ آیت یہ ہے وَرَدَّ اللَّهُ النَّبِيَّ امِينًا مِّنْكُمْ وَوَعَدَ اللَّهُ الْفَلَسْطِیْنَ لَنَسَخَنَّ فَلَاسْتِهِمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اَسَخَفْنَا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ..... تو میں ماننا چاہتا ہوں

جو ان دونوں سلسلوں کے خلیفوں میں مائت ضروری ہے اور مائت کی پہلی بنیاد ڈالنے والا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے اور مائت کا آخری نمونہ ظاہر کرنے والا

مسیح عالم خلفاء محمدیہ ہے۔"

(تحفہ گولڑیہ ص ۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۹۲)

پھر اسی کتاب میں فرماتے ہیں :-

وہ مسیح عالم خلفاء محمدیہ ہے جو سلسلہ خلافت محمدیہ کا مہمب سے آخری خلیفہ ہے۔"

(تحفہ گولڑیہ ص ۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۹۲)

پھر آپ فرماتے ہیں "اور میرے خاتم النبیین کے خلیفوں کو موسوی سلسلہ کے خلیفوں سے مشابہت دے کہ صاف طور پر سمجھا دیا کہ اس سلسلہ کے آخر میں بھی ایک مسیح ہے اور دہمیان میں باران خلیفہ ہیں تا موسوی سلسلہ کے مقابل پر اس جگہ میں جوان کا مدد پورا ہو۔

(یعنی بقولیت حضرت موسیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

(تحفہ گولڑیہ ص ۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۹۲)

پس اس سلسلہ خلافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

چودہویں خلیفہ کی کوئی گنجائش نہیں

اگر آپ کو شامی کا جائے تو بند ہوئی خلیفہ کی اس سلسلہ خلافت میں کوئی گنجائش نہیں پھر آپ فرماتے ہیں :-

"اور جس حالت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشیل موسیٰ ٹھہرے اور نیز سلسلہ خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شیل سلسلہ موسیٰ علیہ السلام قرار پایا جیسا کہ یقین صریح اس پر دلالت کرتی ہے پس واجب ہوا کہ سلسلہ محمدیہ ایک ایسے خلیفہ پر ختم ہو کہ وہ شیل موسیٰ علیہ السلام ہو دے۔ جیسا کہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوا تاکہ یہ دونوں سلسلے ہم مطابق ہوں اور تاکہ وعدہ مائت اس سلسلہ کے خلیفوں کا پورا ہو جائے جیسا کہ کما کے لفظ سے ظاہر ہے

جو آیت میں موجود ہے۔"

(ترجمہ خلیل اللہ مہدی ص ۱۷۵ ص ۱۷۵)

روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۹۲)

پھر آپ فرماتے ہیں :-

"اور پھر ماسواہ الامم کے مورقہ

مرسلات میں ایک آیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرب قیامت کی ایک بھاری علامت یہ ہے کہ ایسا شخص پیدا ہو جس سے رسولوں کی حد

بست ہو جائے (یہاں آپ نے فرمایا ہے کہ یہاں رسولوں سے مراد اس سلسلہ کے خلفاء ہیں جن کا حق

ذکر کرنا ہوں جو مجدد اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ ہیں جن میں سے

پہلے تیرہ ہیں جن میں سے

پہلے تیرہ ہیں جن میں سے

پہلے تیرہ ہیں جن میں سے

پہلے تیرہ ہیں جن میں سے

پہلے تیرہ ہیں جن میں سے

پہلے تیرہ ہیں جن میں سے

پہلے تیرہ ہیں جن میں سے

پہلے تیرہ ہیں جن میں سے

پہلے تیرہ ہیں جن میں سے

پہلے تیرہ ہیں جن میں سے

جو ذریعہ کے جو کرتے تھے وہ کائناتِ سلامت میں

بکھلا اللہ کہ ہم پرندوں کے میناے سلامت میں
وہ ساقی اب بھی زندہ ہے وہ میناے سلامت میں

سرخِ محفل جو بستی تھی وہ صہبائ بھی بستی ہے
شبِ آخر جو پیتے تھے وہ منائے سلامت میں

جو کچھ کہہ کر نہیں سکتے وہ شمعیں اب بھی روشن ہیں
جو مرکزِ مہر نہیں سکتے وہ پروانے سلامت میں

شرارے ہیں تو بکھراؤ سلامت میں تو چھٹکاؤ
وہ عاشق اب بھی حاضر ہیں وہ دیوانے سلامت میں

جو اپنے نگوں سے کھتے تھے خُجّر کے غلاموں نے
میرِ وقت کے دم سے وہ افسانے سلامت میں

جو روئے تھے یہ شیدا تھے وہ گھر آباد ہیں اب بھی
جو ذریعہ کے جو کرتے تھے وہ کائناتِ سلامت میں

ہمیں احساس کیا ہوتا میسرِ تشنہ کامی کا جو ان آنکھوں کے اترے تھے وہ مینا سلامت میں

(مبشر احمد راجیکی)

مترجم سید اختر احمد صاحب لوی پوری کی محنت کیلئے درخواستِ دعا

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے محترم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اور بیوی ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں مگر گزشتہ سال اس بیماری کے کسی قدر اختار اللہ تعالیٰ نے بخشا تھا۔ لیکن بیماری نے پھر حملہ کیا۔ اور اب وہ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد کامل صحت بخشنے اور وہ اپنی زیرِ تصنیف کتاب "مقامِ محمود" کو مکمل کر سکیں جو وہ سیدنا حضرت مسیح موعود رضی اللہ عنہ کے متواضع اور عظیم الشان کارناموں سے متعلق لکھ رہے تھے۔

خاکسار، فیض احمد بکری درویش

ولادت اور درخواستِ دعا

میرے بیٹے عزیزم اکرام خداحمدی سلمہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے موعودِ سوانہی حضرت کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مولود کو صحت عطا کرے جو نیک صالح اور دین کا خادم بنائے اور زوجہ دلجو کو جلد محتسب کرے مولود جناب محمد مجید صاحب سولہ ہجرت جماعت احمدیہ کا جنم کا نواسہ ہے۔ اس خوشی میں اعانتِ بادر میں ۱۶ رپے ارسال ہیں۔ خاکہ، والدہ اکرام خداحمدی (ابلیہ) سرگرم درویش (میرجیہ)

”لَا تَدْرِي أَيُّ يَوْمٍ يَأْتِيكَ الْوَيْلُ“
”مَعْنَى (وَيْلٌ عَقْدِي“
(خطبہ الہامیہ طبع اول ۲۵)

میرے بند کوئی ایسا ہی اور بقیہ
قدردان اور خلیفہ پیدا نہیں ہوگا جو مجھے
چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض
حاصل کر سکے۔ اور مجھ سے علیحدہ بھی رہے
اور مقامِ مجددیت حاصل کر سکے۔ کیونکہ
میں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
کے مطابق امتِ خیرہ کے آخری خلیفہ
کی حیثیت سے آیا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے پہلے مجددی کی تاریخ
پر نگاہ ڈالنے میں تو ایک خصوصیت
نماں طور پر سامنے آتی ہے جو یہ
ہے کہ کسی عقد سے کسی پہلے عقد کے اس
رنگ میں فیض حاصل نہیں کیا کہ اس نے
دعویٰ کیا ہو کہ غلامِ قدوس کے فیض اور
برکت سے میں نے اسی مقامِ امانت
رسول اور خفا فی الرسول کو حاصل کیا۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ایسا
ارفع اور اعلیٰ ہے کہ آپ کے فیض سے
کوئی باہر نہیں رہ سکتا۔ جو شخص کسی قسم کی روحانی
برتری کو حاصل کرے گا یا کسی روحانی مقام
یا قرب کے مقام کو یا ایک با اللہ تعالیٰ کی
رضا اور اس کی محبت کو حاصل کرے گا اس کے
لیے ضروری ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق قائم کرے۔

پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں اور
میں کے آخر میں اور خود نبی اور آخری
اور خود کے بعد کو پورا کرنے والے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں،
آپ فرماتے ہیں،
”یعنی سلسلہ اختلافِ عقوبت کا آخری
خلیفہ جس کا نام مسیح موعود اور
مہدی موعود ہے ظاہر ہو جائے اور
وہ آیت یہ ہے ”وَإِذَا السَّعِيرُ
أُفْتُتَ“ یعنی وہ آخری زمانہ جس
سے رسولوں کے بعد کی تعیین ہو جائے
گی، یعنی آخری خلیفہ کے ظہور سے
تفقا و قدرا کا اندازہ جو مسلمان کی
تعداد کی نسبت تھی تھا ظاہر میں
آجائے گا..... اور اس غلہ
خلیفہ سلسلہ شہریہ کی اجنبی نظر
ہے..... گویا یوں فرمائیے
وَإِذَا الْخَلَفَاءُ بَيْنَ الْأَعْدَاءِ
وَمَعَهُ دَعَاؤُهُمْ بِخَلِيفَتِهِ
صَوَّ أَخِي الْخَلَفَاءِ الَّذِي هُوَ
الْمَسِيحُ الْكَسُوفِيُّ فَإِنَّ الْآخِرَ
كَانَ شَيْءٌ لِّعَيْنٍ مَّقْدَرٌ ذَلِكَ
الشَّيْءُ وَتَعَدَّادُهُ فَهَذَا
هُوَ الْعَقْدُ وَإِذَا السَّعِيرُ
أُفْتُتَ“

(تحفہ گولڈیہ ص ۹ روحانی خزائن جلد ۱
صفحہ ۲۴۲-۲۴۵)

پھر آپ فرماتے ہیں :-
”لیے ضروری ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق قائم کرے۔“

حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر تقاضی ناظر علی کو صدمہ

آپ کے بڑے بھائی محترم ملک محمد عبد اللہ صاحب وفات پانگے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

قادیان ۱۹ مئی - یہ خبر نبات افسوس کے ساتھ سنائی گئی کہ حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر تقاضی ناظر علی صدر انجمن احمدیہ کے بڑے بھائی محترم ملک محمد عبد اللہ صاحب پاکستان میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابہ ہیں۔ آپ نے ثابت نیک متقی اور بار بار انسان تھے۔ فکر و مشاغل میں ملازم رہے۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان چلے گئے۔ آپ کا اصل وطن فیض آباد نیک نزدیکیوں کا قلع گورداسپور تھا۔ مرحوم ملک صاحب اور حضرت مولوی صاحب اپنے بچپن میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حصولِ تعلیم کے غرض سے قادیان اپنے ماموں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم بھائی حضرت حافظ حامد علی صاحب کے پاس آ گئے۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۹ سال تھی۔ پسماندگان میں دو لڑکے اور ایک لڑکی ہیں۔ جو اب اپنے گھروں میں آباد ہیں۔ آج قبل دوپہر جب تار کے ذریعہ سے یہ افسوس ناک خبر ہمیں پہنچی۔ صدر انجمن احمدیہ کے تمام ادارے بند ہو گئے اور تمام درویشان اور خواتین نے حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب کے پاس پہنچ کر تعزیتی کی۔ اعدادہ مدرسہ حضرت مولوی صاحب اور مرحوم کے تمام پسماندگان سے افسوس اور مہربانی کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقامِ قرب عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

اسلام میں خلافت حقہ کا نظام

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف کے ذریعہ اُن متقی مسلمانوں سے جو کامل ایمان والے اور نیک اعمال بنائے ہوئے ہوں، یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ان میں سے کسی طرح نظام خلافت کو قائم فرمائے گا جس طرح اُن سے پس مندی میں قائم کرنا تھا۔ امت محمدیہ سے قبل خدا تعالیٰ نے امت موسویہ میں خلافت کا نظام قائم فرمایا تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیل مبعوث قرار دیا تھا۔ اور موسیٰ علیہ السلام کے چودہ سو سال بعد اُن کی شریعت میں حضرت مسیح نامری علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ کے چودہ سو سال بعد آپ ہی کی شریعت میں آپ خلیفہ علی منہاج نبوت کے طور پر حضرت مسیح و محمد علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح رنگ میں یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ میری امت کس طرح تباہ ہو سکتی ہے کہ جس کے اوڑھی میں میں کیا ہوا ہوں اور جس کے آخر میں امام مہدی مبعوث ہوں گے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور امام مہدی علیہ السلام کے درمیانی زمانہ کے بارے میں بھی وضاحت کے ساتھ پیشگوئی فرمائی ہے کہ "میرا بعد خلافت علی منہاج نبوت کا قیام ہوگا۔ اس کے بعد سخت گبر حکومتیں ہوں گی۔ پھر جبری حکمرانوں کا دور دورہ ہوگا۔ اور اسی کے بعد پھر از سر نو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ خلافت علی منہاج نبوت کا قیام عمل میں آئے گا۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔"

مذکورہ پیشگوئیوں کے مطابق میں وقت پر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح و محمد علیہ السلام کو مبعوث فرما کر آیت استخلاف میں کئے گئے وعدہ کا ایسا خرابا۔

۲۶ مئی ۱۸۷۲ء کو جب آپ کا وصال ہوا تو دوسرے ہی دن خلافت علی منہاج نبوت کا قیام عمل میں آیا اور اُس وقت سے لے کر آج تک یہ خلافت حقہ اسلامیہ اپنے تمام عظیم مقاصد کی تکمیل کرتے ہوئے مختلف قلعوں اور گونا گوناگوں امتلاؤں کی پردہ دہا کر رہے ہوئے اور اپنی متاع میں

کائنات عالم میں بھیلے ہوئے نہایت کامیابی سے جاری و ساری ہے۔ نیز خدا تعالیٰ نے اسی خلافت کے ذریعہ دنیا والوں کو بتایا ہے کہ صحیح مومنوں اور نیک اعمال بنانے والوں کی جماعت دیگر فرقہ ہائے اسلام میں صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے۔

مذکورہ خلافت کے مقابل برقی فتنے آئے۔ ان فتنوں میں مسلمانوں کے مکران، حکومتوں اور ان کی تنظیمیں ٹوٹ پھوٹ رہی اور ان مخالفانہ سرگرمیوں اور فتنوں کو نبوا دیے کے لئے مسلمانوں کی حکومتوں اور تنظیموں کی طرف سے باقی کی طرح روپے بہا دیے۔ لیکن یہ تمام کوششیں اور کاموشیں ناکام نہ مراد ہوئی رہیں۔ یہ ایک بہت بڑی اور بڑی داستان ہے جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ ترکی سلطان کو خلیفہ المسیح بنانے کے لئے تحریک خلافت کے نام سے ایک ہم شرمشا کی گئی تھی۔ ہندوستان میں بھی اس کا بہت زور و شور ہوا تھا۔ یہاں کی سرگرمیوں کی قیادت مولانا محمد علی شوکت علی برادران اور تھاکا گاندھی جی جیسے سرکردہ سیاسی لیڈروں نے کی تھی۔ لیکن یہ تحریک بالکل ناکام و نامراد ہوئی۔

۱۹۵۵ء میں شاہ معز فاروق کو خلیفہ المسیحین بننے اور اسی طرح ابراہیم بنی کھلے کی بڑی خواہش پیدا ہوئی۔ اسی بکر دار اور بدنام زمانہ بادشاہ نے اپنے اس ارادے کو بروئے کار لانے کے لئے سب سے پہلا اقدام یہ کیا تھا کہ اپنے مفتی عظیم علامہ محمد رفوف کے ذریعہ احمدیوں کے خلاف گھبراہٹ فوٹی لگایا اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم شدہ خلافت کے خلاف عمل بغاوت بلند کیا۔

لیکن دوسرے ہی سال انہیں اپنی حکومت بدستارت تھی کہ گھر بار سب کچھ چھوڑ کر نہایت دلت اور بدنامی کے ساتھ ملک بدر کر دیا گیا۔ بالآخر پاریس کے ایک پوٹو میں وفات پائے۔

۱۹۵۹ء میں جب پاکستان میں مسلم حکمرانوں کی عالمی کانفرنس منعقد ہوئی تو اس وقت لوگوں کے صدر عبدی امین اور بعض سرکردہ لیڈروں نے شاہ فیصل کے سامنے اپنی اس خواہش کا اظہار

کیا کہ وہ نطیفہ المسیحین بن جائیں اور اس طرح امیر المؤمنین کے لقب کو قبول کریں۔ نظارہ انہوں نے اس پیشکش کو مسترد کیا تھا لیکن بعد کے حالات نے یہ ثابت کیا کہ وہ اس خواہش کی تکمیل کرنا چاہتے ہی اور اس کے لئے وہ کوشاں بھی رہے۔ چنانچہ بنی کے ایک مشہور انگریزی اخبار "The Times" نے اپنی پہلی ہفت روزہ میں مشر بہر کا یہ کہ شاہ فیصل خلافت میں حکومت ترکی کو مسترد دامن پر دینے کے عوض آنحضرت معلّم کے ان تبرّعات کو جو استنبول یورپ میں پی کی دیا اسی کا مطالبہ کیا ہے۔ تاکہ وہ اسی خلافت کا املاک کر سکیں۔ گوکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد اور روحانی جانشین (خلیفہ) اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ اس سے یہ امر تو واضح طور پر سامنے آجاتا ہے کہ عالم اسلام کے نزدیک نظام خلافت کا قیام، مسلم کی ترقی اور اشاعت کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اور یہی دائمی حقیقت ہے جس کی طرف آئندہ استخلاف رہنمائی کرتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے خلافت کی دو تنظیمیں تشکیل دیں اور خوف کا امن میں تبدیل ہونا قرار دیا تھا۔ چنانچہ یہ دونوں تنظیمیں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اپنی پوری شان و شوکت اور حشرات کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہیں۔

آج جماعت احمدیہ کے ذریعہ کائنات عالم میں جو تبلیغی سرگرمیاں نہایت کامیابی سے جاری ہیں ان کے ذکر کی تو یہاں ضرورت نہیں لیکن محدث لغت کے طور پر یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ تبلیغ اسلام کے یہ وسیع تر منصوبے نظام خلافت کی برکت سے ہی برپائے کار آئے ہیں۔ جماعت کی اسی عالمگیر غلبہ اور ترقی کو دیکھ کر ہی قادیانوں کے کسبوتوں پر سرفاٹ لوٹ رہے تھے۔ اور وہ جہادوں پر مصائب کے بیڑاؤں سے رہے تھے۔ انہیں کسی میں ہتلاہ قادیانوں اور علماء نے اپنی ۹۰ سالہ فائدہ سرگرمیوں کو ناکام و نامراد و گھبراہٹ کر دیا۔ آخر صدر پاکستان مشر بھٹو کے پائل کے بھٹو تھے اور اپنی تباہی ڈاڑھیوں سے بھٹو کے بوٹ تک پالشی کر دینے کی پیشکش کی تھی۔ تاکہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے ہوئے مسلم مسلم کی

اجازت دی جائے۔

جماعت احمدیہ کی شہادت عظیم خدائی طاقت اور خلافت احمدیہ کی عظیم برکت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہے کہ اسی جماعت نے دنیا کے کنا روں تک اسلام کے قدم مضبوطی سے جما دیے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں قائم ہونے والی ملکیت دین کے بارے میں ہمارے قلعوں کو بھی اعتراف ہے۔ چنانچہ مودودی "آخر دعوت" (دہلی، لکھتا ہے:-

"ہمیں ان احمدی حضرات کو اختلاف کے باوجود داد دینی چاہیے جو مغربی و افغانی ملک میں ایسے طور پر اسلام کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ آخر یہ لوگ کڑے طریق سے وارد نہیں ہوئے۔ انہوں نے اپنے خاص نظام کے تحت اپنے نظریات و عقائد کی تربیت حاصل کی اور اپنے کردار کو جتھ بنایا۔ اور مذہب کی دولت انہوں نے پائی۔ اور اسے لے کر وہ افریقہ اور دوسرے ملک میں پہنچے اور افغان کے سہارا اس کی ڈوکائی واپس کھائی جہاں اسی کا نام لیا جانی دوسروں کے لئے باعث شرم ہے۔"

(بحوالہ صدق جدید لکھنؤ ۱۹۷۲ء)

اسی طرح صدق جدید نے "قادیانیوں کا جرم اور ان پر الزام" کے زیر عنوان، اسے جے۔ نیل اٹھارہ دیکھتے ہوئے کہ ایک مراسلہ شائع کیا ہے کہ:-

"میں نے صدق جدید مورخہ ۱۲۷۲ھ کو برصغیر صحت پر آپ کا شہدہ پڑھا۔ واقعی یہ دیکھ کر ڈھک پڑتا ہے کہ جو لوگ احمدی یا قادیانی نہیں ہیں وہ پیغام الہی کو چار دالک عالم میں تبلیغ کرنے میں بہت کوتاہ ہیں۔ جو ان کی کوتاہی برسی سے اس فرض فراموشی کا کفاحہ ادا کرنے میں کام الہی کا ترجمہ عالمی زبانوں میں کرنے اور اس کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہوں۔ لیکن خود میرے اوپر قادیانیت کا الزام لگا اور ثبوت میں بھی واقعی میں جو کہ یہ قرآنی تبلیغ کرتا ہے۔ اس لئے کہ یہ کام تو صرف قادیانی ہی کر سکتے ہیں۔"

اسی مراسلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے صدق جدید لکھتا ہے:-

"مدک ہے وہ دن کا خادم جو تبلیغ و اشاعت قرآن کے جرم میں قادیانی یا احمدی قرار پائے۔ اور قابل رشک ہے وہ احمدی یا قادیانی جس کا ٹھکانہ اعتباری خدمت قرآن یا قرنی ترجموں کی تبلیغ و اشاعت سمجھ لیا جائے۔"

(مصدق عبید ۲۷ ستمبر ۱۹۳۵ء)
ایک طرف جماعت احمدیہ کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ اس میں قائم خلافت کی برکت سے ملنے دین کا نام انکاف عالم میں ہو رہا ہے۔ دوسری طرف دیگر تمام مسلمانوں کی فوجی حالت کا قصہ دیکھئے جو اسی برکت خلافت سے قوم اپنی !! ایک غائب احمدیت شورش کشمیری اپنے اخبار جوشن (لاہور) میں لکھتے ہیں۔ یہ بات فکر و نظر کے ہر اختلاف سے بالا ہے کہ مسلمانوں میں ایک انحطاط پذیر قوم کی ساری خرابیاں موجود ہیں۔ اگر مسلمانوں کے اس انحطاط اور زوال کی تاریخ مرتب کی جائے تو اس میں سب سے زیادہ حسن کردہ کا لکھ نظر آئے گا وہ ہمارے مضمین ہوں گے۔ علماء ہوں گے۔ اٹھائے ہوں گے۔ ڈاکروں گے۔ جہتہد ہوں گے۔ فوجی ہوں گے۔ جونی ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا اونچا طبقہ جہنیں اس باب میں قطعاً ہی کہتے ہیں۔ دین سے عاری ہے۔ اور ہمارا دینیار طبقہ جو عین اور غریب کا وارث ہے علم سے خالی ہے۔ یہ کہنے کو عام۔ تو وہ کالافہام ہیں۔ ان حالات میں اگر کوئی یہ سوال کرتا ہے کہ مسلمانوں کے سیدھاہ کی کوئی صورت بھی ہے؟ تو ہم اس کا جواب دیتے ہیں۔ قاصر ہوتے ہیں۔ کیونکہ جس شخص کا ارادہ ہے کہ انبار سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

مراجمہ حاصل کشت خرابے !
(جوشن لاہور ۸ مئی ۱۹۳۵ء)
کتنی بڑی رابوسی ہے جس کا افسوس کیا جاتا ہے !! اس رابوسی اور قومیت سے صرف اور صرف خلافت کے ساتھ وابستہ ہونے کے نتیجہ میں ہی جھٹکارا پایا گیا ہے۔ خلافت کی ایک بہت بڑی برکت خالقانی نے ہر قسم کے خوف کو اس میں تبدیل ہونا فرمائی ہے۔ خلافت احمدیہ کی اب تک کی تاریخ اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی مسلمان عالم احمدیہ کی وفات کے ساتھ اسی سلسلہ کے تحت و نالود ہو جانے کی پیشگوئی علماء امت کی طرف سے کی جا چکی تھیں۔ اور اس کے لئے مختلف قسم کی جوہرین بھی مین کی جاتی رہی تھیں۔ جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر تبصرہ کرنے کے بعد ایک بہت بڑے معاند احمدیت مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے آپ کے مشن کی تباہی کے لئے ایک جوہرین مسلمانوں کے سامنے یہ رکھی تھی کہ وہ لکھتے ہیں۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لکھی کہتے

کو تیار رہی کہ مسلمانوں سے ہونے تو سزا کی لگائی کہ جس شخص میں کسی جتنے تیز ہیں جھوٹک وہیں۔ اسی برس میں بلکہ آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مورخ تاریخ مسند یا تاریخ اسلام میں ان کا نام تک نہ لے۔

(خبر دکنی امرتسر ہجرت ۱۳۵۵ھ)
ان کا یہ جواب بھی مفرودہ تفسیر نہیں ہو سکا۔ بلکہ آپ کی تعلیمات مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر انکاف عالم میں پھیلیں رہیں اور ہزاروں ہزار مسعود رومی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آغوش عافیت میں پناہ مانگ رہے ہیں۔

اس کے باغیان مولوی ثناء اللہ صاحب کا انجام کس حسرت ناک رنگ میں ہوا ہے آپ کی تاریخ لکھنے والے لکھتے ہیں۔

شیروں نے آپ کا وہ عزیز ترین کتب خانہ جس میں ہزار ہا کتب کی تابیہ واقعی کتب میں تھیں اور جن کو آپ نے بڑی مفاہشتی سے جمع کیا اور خریدنا تھا انکار خاک گرد یا کتبوں کے بننے کا حد مرہ ہونا ناگو اگوئے فرزند کی شہادت سے کم نہ تھا۔ یہ کہ جن حضرت کی سیرت زندگی تھیں۔ اور ان میں بعض تو اس قدر تابیہ تھیں کہ ان کا لفظ بھی نکل بلکہ نام بھی ہو چکا تھا۔ یہ مصدہ جانتا کہ آپ کو آخری دم تک رہا اور حقیقت میں آپ کی ناگہانی موت

تھکا کسب یہ دوسری حد سے تھک کر قریب لگی جانگ شہادت دوسرے جہن جہت کتب کی شورش! حقیقت یہ دونوں حد سے تھوڑے عرصہ میں آپ کی جان کے لئے کرے۔ (سیرت شانی حضرت مولوی عبدالحق سہروردی ص ۵۴۴ و ۵۴۵)

گویا ساری ثناء اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلد کتب کو جلا ڈال کر آپ کے مشن کو شاہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان ہی کی تمام کتب کو خاکستر بنا کر ان کی موت کا باعث بنا دیا !
(۱۳۳۵ھ میں مولوی علاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں مجلس احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف بھیانک فتنہ برپا کیا اور سارے ہندوستان سے احمدیت کو نیست و نابود کرنے اور خادیاں کی اینٹ سے اینٹ بنانے کا دعویٰ کیا۔ سچا مولوی علاء اللہ شاہ بخاری نے بڑی تھدی سے کہا تھا کہ مسیح کی تصویر ! تم سے کسی کا فکر و نہیں ہوا جس سے اب مبالغہ

ہوا ہے یہ مجلس احرار ہے۔ اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے! "مرزاویت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے۔ لیکن مدلول ہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔"

(سوانح حیات سید محمد علاء اللہ شاہ افغانی ص ۵۷ دھشت)
ایک مشہور احراری لیڈر چوہدری افضل حق صاحب نے ایک کانفرنس کو غائب کر کے یہ بیٹھکوں کی تھی۔

"ہمیں خدا کی ہر پائی پر ہر دھرم ہے کہ احرار کا وسیع نظام باوجود مالی مشکلات کے دی بریں کے اندر اندر اس فتنہ کو ختم کر کے چھوڑ دیا۔"

(خطبات احرار ص ۷۷)
اب دیکھئے ! ان دونوں کی بیٹھکوں میں کہاں ایک سچی نکلیں۔ علاء اللہ بخاری صاحب اپنی عمر کے آخری ایام میں ناخبرہ اور قوت گویائی ختم ہو کر غیبت ناکام دامراد اور بے یں و مراد ہو کر اس دنیا سے گزر گئے۔ ایک مشہور احراری لیڈر صاحب چوہدری افضل حق صاحب نے جماعت کی تباہی کے لئے ۱۹۳۵ء تک کی سیدھاہ مفر کی تھی۔ اسی معاد کے اندر اندر جماعت احمدیہ نے صرف عظیم الشان اور عالمگیر ترقی حاصل کی بلکہ ایک عظیم الشان روحانی مرکز بلوہ لاقیم بھی مل میں لایا گیا۔ چوہدری افضل حق صاحب بھی ناکامی و نامرادی سے اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اور ۱۹۳۵ء کے احراری فتنہ کے بعد ہی جماعت احمدیہ نے تحریک جدید کے نام سے اسی عالمگیر تسلیتی مرکز میں مل رجعت پیدا کی تھی۔

اس کے باغیان احراری جماعت کا انجلی ڈرا ملاحظہ ہو۔ خود بخاری صاحب فرماتے ہیں۔

حقیقتہً احراری اسی تمام رشتہ خیز اور عظیم خزانوں کے باوجود رجعت تھے۔ ان کی مثال بد قسمت قوم

کی سہی ہے کہ جاں نثاری کے باوجود ہر مرکز میں ہمارا نا فوشتہ ہے۔ (سید علاء اللہ شاہ بخاری مولدہ شورش کشمیری ص ۵۷)

"جہاں کی طرح غرخت کے جینا اور کیشوں کی طرح مہا سہاری سے علی زندی کا عنوان ہے۔ باسی کر کے انہی کی طرح مجھے بھی اور پیشاب کی جھٹکی کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔"

(تاریخ احرار ص ۵۷ طبع وقم)
جی ہاں ! جماعت احمدیہ کے خلاف اٹھنے والے ہر طوفان کا انجام پیشاب کی جھٹکی کا ہی ہوتا رہا ہے۔

۱۹۳۵ء میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ملک گیر فسادات برپائے گئے۔ لیکن حسرت ناک طور پر ناکام ہو گئے۔ نتیجہً جماعت احمدیہ کی تعداد دس گنا بڑھ گئی۔ اس وقت چار پانچ لاکھ کی آبادی تھی احمدیوں کی۔ لیکن آج ۴۰-۵۰ لاکھ کے درمیان ہے !! ۱۹۳۵ء میں پھر دوبارہ وسیع پیمانے پر حکومت کے ڈیمارپ اور شاہ فیصل کے کسٹہ زر کے پھر دسے بری فسادات برپائے گئے؛ سوائے ناکامی و نامرادی کے کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ ہاں خدا تعالیٰ نے اپنے قہر کی ایک جھٹک پاکستان کے ایک علاقہ قراقرم میں دکھائی۔ اور ہزاروں کی جانی تلف ہو گئی۔ اور حکومت کو گردنوں کا نقصان ہوا۔ عرض ہم خدائے کے چکھتے ہوئے نشان خلافت احمدیہ کی تائید میں مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ اور خلافت کی مختلف برکتوں سے منتفع ہوتے رہتے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مسلمانوں بھائیوں کی آنکھیں کھولے تا وہ خلافت حقہ اسلام کو شناخت کر سکیں۔ اور وہی خلافت کی برکتوں سے منتفع ہو سکیں۔ آمین۔

درخواست ہائے دُعا

- ① میرے تین بچے ان دنوں امتحان دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میری طبیعت بھی سبھکی کچھ خراب رہتی ہے۔ بچوں کی تباہی کا سبب اور میری کامل شفا پائی کے لئے درویشان کرام اور بزرگان جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکر : محمد ظہور حسین۔ کاشغیر (پوری)
- ② برادر م وی۔ عبد الرحیم صاحب بھی سے اپنی کاروباری مشکلات کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درویشان کرام اور احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکر : رفیق احمد لادری اسکیرٹنگ ٹریڈ جوبہ خانی
- ③ برادر غلام محمد الدین صاحب کو کہنے ایک نئی دکان کھولی ہے۔ کاروبار کے بارگت ہونے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درویشان کرام اور احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ بھائی و درویشان کرام میں ادا کر کے ہیں۔ خاکر : خواجہ مغلوری مدین مدرسہ احمدیہ خانی

[illegible]

نظام خلافت اور نظام مملکت کی اطاعت کے احکام

از محکم مغازی حکیم محمد دین صاحب دارالعلوم دیوبند

نظامِ حیاتِ خلق رکھنے والے احکام
صرف آنحضرتِ صلعم کی ذات
سے مخصوص نہ تھے

وہ لوگ جنہوں نے آخترین نبی یعنی محمدیہ وسلم کی وفات کے بعد رکھ رکھا دینے سے انکار کیا۔ اُن کا نظریہ یہ تھا کہ قرآن میں حکم ہے جنہیں اس امر کا بعد صراحت ہے۔ اسے محمد علیؑ علیہ السلام نے منسوخ کر دیا۔ احوال میں یہ وہ فرقہ ہے جسے وہ فرقہ کہتے ہیں۔ لیکن آپ کے بعد کسی اور کو رکھ رکھا دینا درست نہیں۔ مگر حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ سے اس کی دلیل کو تسلیم کر لیں تو ثابت کر دیا کہ نبوت کے بعد نبوت کی نیابت میں خلافت کے تحت وہ نظام جاری ہو جاتا ہے۔ گویا نبی کی دو زندگیاں ہوتی ہیں، ایک شخصی انداز، دوسری عمومی۔ اور یہ دونوں زندگیاں امام سے شروع ہوتی ہیں یعنی نبی کو تو جیسے برس یا درجائی ہو وقت پر پہنچ کر خدا تعالیٰ ایہام کے ذریعہ داعی الی اللہ مقرر فرماتا ہے۔ اور نبی کی قوت زندگی ایہام سے اس طرح شروع ہوتی ہے کہ اس کی وفات کے بعد یکدم ایک تعین پیدا ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا لائق ایہام قوم کے لوگ اس نظام کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ اور دوسرے الفاظ میں قدرت اولیٰ سے مراد نبی کی شمع زندگی کا نظام ہے اور قدرت ثانیہ یہ ہے کہ نبی کی قوت زندگی کا نظام ہے۔

رسولی اور اولی الامر کی اطاعت
کی تعلیم اور اس سے مراد

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ
 اَمَّا مَعَاذَ اللّٰهِ وَ الْخِیَرِ الرَّسُوْلُ
 وَ اَوَّلِ الْاَمْرِ حُكْمُهُ اِسْمِ اَیَّتِ
 مُطْلَب یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اور اُس کے
 رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ بعد
 اولی الامر میں دینیوں حکام اور خلق کے
 راجحین دونوں شامل ہیں اور دونوں
 کے بارے میں فقہ اور اُس کے رسول نے
 اہک الگ احکام بیان کیے ہیں جو یہ
 ہیں۔

باب عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
في العسر والحزن في الدنيا والآخرة

نہیں۔ قصاص سنت ہے۔ اسی طرح نماز روزہ
 کی نگرانی اور ان کے ادا ہونے اور ان سے متعلق احکامات
 کی جانچ دیکھ میں بھی نظم موجود تھا۔
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام
 دنیا میں دوسرے مذہب یا سنی
 جانتے ہیں۔ (راہبانی قسم میں وہ مذہب میں
 ہیں کا دائرہ عمل چند عبادات و اذکار عقائد
 اور اخلاقی اعمال تک محدود ہے۔ ایسے
 لوگ محال دہریہ کو ایک علیحدہ امر قرار
 دیتے ہیں۔ دورآن میں دخل نہیں دیتے۔
 اور دوسری قسم میں وہ مذہب آئے ہیں جن
 نے مذہب کے دائرہ کو وسیع کیا ہے۔ انسانی
 اعمال اور باہمی تعلقات اور نظام حکومت
 کے متعلق بھی قواعد بنائے ہیں۔ ہر لوگ ایسے
 مذہب کو ماننے میں اُن کے لئے دینی ہے کہ
 حکومت کے معاملات میں بھی مذہب کی
 مداخلت کو تسلیم کریں اور یقین کریں کہ ان
 احکام کی پاسداری افراد اور جماعتوں پر
 اسی طرح واجب ہے جس طرح عقائد و
 اعمال دینی مثلاً نماز روزہ وغیرہ ہیں
 واجب ہے۔ اس لحاظ سے اسلام دوسری
 قسم کے مذہب میں شامل ہے۔ جہاں
 اسلام نماز روزہ کا حکم دیتا ہے۔ وہاں
 مہاں بیوی کے اختلافات سے پرہیز
 ستمائ کے لئے بھی قانون وضع کر لیتے ہیں
 دین کے قواعد پر بھی بحث کرتا ہے۔ قرضہ کی
 جائز و ناجائز صورتیں بھی بیان کرتا ہے۔
 قانون شہادت بھی بیان کرتا ہے۔ انسانی
 اعمال پوری۔ وراثت کا قانون۔ جیسک دھوکہ
 کے سبب احکامات بیان کرتا ہے۔ پھر پوری
 و قتل کی سزا بھی بیان کرتا ہے۔ بیویوں
 وغیرہ کے بارے میں حکومت کے اختیارات
 بیان کرتا ہے۔ فوجی اور عبادت کے
 قواعد بیان کرتا ہے۔ یوں اللہ تعالیٰ تعلقات
 مزدور۔ ملازم کے قواعد بیان کرتا ہے۔
 فرض وہ تمام امور جو حکومت سے تعلق رکھتے
 ہیں۔ اسلام نے بیان کئے ہیں۔ اسلام۔
 نہیں کہتا کہ مذہب کو دن امور سے کیا واسطہ
 ہے۔ اس لحاظ سے تسلیم کرنا پڑے گا کہ
 حضرت علیؓ علیہ وآلہ وسلم نے وہ اعمال
 جو حکومت سے تعلق رکھتے ہیں، وہی دین سے
 ہی قابل تقلید ہیں۔ جیسے نماز روزہ وغیرہ۔
 معاشرہ، احکامات، ان کے تعلق
 سے جو قرآن و حدیث میں احکامات
 موجود ہیں۔

مسئلہ خلافت اور نظام

خلافت کا مسئلہ اسلام کے اہم ترین مسائل میں سے ہے اور نظام کے بغیر خلافت چل ہی نہیں سکتی۔ بعض لوگوں کا خیال رہا ہے کہ نظام ایک دنیوی مسئلہ ہے اور مذہب کا اس کے ساتھ تعلق نہیں رہ سکتا ہے کہ امت مسلمہ کے عوامی نظام کو کسی مذہبی مسئلہ کے ساتھ وابستہ کر دینے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے اور مذہب کا اس کے ساتھ تعلق نہیں۔ یہ ہرگز ان کے مسلمانوں کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ جس طرح چاہیں فیصلہ کریں۔ ان صاحب فہمیں تو ایک خود مختار بادشاہت پر متفق ہو جائیں۔ چاہیں تو جمہوریت کو پسند کریں۔ چاہیں تو جمہوریت کو مست کے طریق کو اپنائیں۔

یہ خیالات دراصل مغربیت کی پیروی اور اپنی
اور یہ مغالطہ دراصل سیاست کو محدود دیکھنے
سے لگا ہے۔ حالانکہ حقیقتاً سیاست نظام
کا دوسرا نام ہے اور سیاست حکومت سے
بھی تعلق رکھتی ہے۔ اور حکومت کے بغیر
بھی سیاست ہوتی ہے۔ مثلاً انصاف
مسئلہ اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب
بہن شخص اگلے نہیں سفر فرما جائیں۔ تو
اپنے میں سے ایک شخص کو اہم قرار دیا تاکہ
نمازوں کے اوقات میں اُسے امام بنایا جائے
اور سفر میں جو معاملات پیش آئیں اُن کے
بارہ میں اُس سے مشورہ لیا جاسکے۔ علامہ نے
کہ یہ بھی ایک نظام ہے اور اس کا تعلق
حکومت سے نہیں ہے۔

نظام درحقیقت ایک مستقل چیز ہے اگر حکومت اس میں شامل ہو جائے تو یہ اس پر عملی حاوی ہو جائے گی۔ اور اگر نہ ہو تو باقی لوگوں کے لئے اس کی پابندی ضروری ہوتی ہے۔ اسی طرح مسئلہ خلافت اسلامی نظام سے تعلق رکھتا ہے خواہ یہ نظام سلطنت پر مشتمل ہو یا نہ ہو۔

ابتداءً اسلام میں نظام مملکت
اور نظام دینی کا اجتماع

ابن عربی کے اسلام میں کوئی حکومت نہ تھی۔ لیکن دینی فرائض کی جگہ اذان میں ایک نظام موجود تھا۔ بعد میں جب حکومت ملی تو نظام مملکت اور نظام دین الگ بن گئے۔ یعنی مذہب کا نظام آؤتو اتیانہ۔ اُس کے ساتھ حفاظت ملک کے لئے فوجیں بھی رکھ گئے تھیں۔ فاضل بھی موجود تھے۔ حدود جاری کی جاتی

(مشکوٰۃ کتاب الاموال والقبضات)
 نبی کریم ﷺ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
 ان شرائط پر بیعت کی کہ جو چاہے اسے حکم مقرر
 ہو کرے۔ ان کے احکام کی ہم ہمیشہ اطاعت
 کریں گے۔ خواہ ہمیں آسانی ہو یا دشواری اور چاہے
 ہمارا دل ان احکام کے مانع ہو جائے یا نہ
 چاہے۔ بلکہ خواہ ہمارے دل سے کسی اور کو
 دلا دیں۔ پھر یہی ہم ان کی امانت کریں گے۔
 اسی طرح ہماری خدمت میں ایک شرط یہ بھی
 تھی کہ جب ہم کسی کو اپنا رسول کریم کے سپرد
 حکومت کا کام کر دیں گے تو اس سے جھگڑا نہیں
 کریں گے۔ اور نہ اس سے بحث شروع کریں
 گے کہ تم نے یہ حکم کیوں دیا۔ ہاں چونکہ ممکن
 ہے کہ وہ کام کبھی کوئی بات دین کے خلاف
 بھی کہہ دیں اس لئے ہم کو ایسی صورت ہو تو
 ہمیں بذات حق کہ تم اپنی بات سے کام لیتے ہو
 آپس اصل حقیقت سے آگاہ کر دیں اور خدا
 تعالیٰ کے دین کے متعلق کسی ملامت کرنے
 دے کی ملامت سے نہ ڈریں۔ ایک دوسری
 روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ ہمیں رسول
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ ہدایت تھی
 کہ جو لوگ حکومت کے اپنی ہوں اور ان کے سپرد
 یہ کام تمہاری طرف سے ہو چکا ہو۔ ان سے تم
 کسی قسم کا جھگڑا نہ کرو۔ مگر یہ کہ تم ان سے کھلا
 کھلا کر صاف اور ہوشیاری سے دیکھو۔ ابھی تک
 میں جبکہ وہ کسی کھلے کرنا کر انکاب کریں اور
 قرآن کریم کی نص صریح تمہاری تائید کر رہی
 ہو تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس خلاف مذہب
 بات میں ان کی اطاعت کرنے سے انکار کر دو
 اور وہی کر جس کے کرنے کا ہمیں خدا تعالیٰ
 نے حکم دیا ہے۔
 اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے :-
 عن عوف بن ملاء الأشجعی عن
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
 خيار أئمتكم الخوفاً نصبوهم
 وحبوهم وامتثلوا لهم
 يعطوكم عليهم شرراً أئمتكم
 الذين تبخضوهم ويخضونكم
 ولا تحوهم ولا يحوونكم قال
 قلنا يا رسول الله فلاننا باهم
 عند ذلالت قال لا ما افاحوا
 فيكم الصلوة لا ما افاحوا فيكم
 الصلوة الا من ثرى عليه وال
 فداؤ باق شيا من معصية
 الله فليتركها ما في من معصية

48

اللہ لا یزول عرشہ یومئذ اصحاب طاعۃ۔
رواہ مسلم (مشکوٰۃ کتاب الامارۃ
والنصحاء)
حضرت عرف بن مالک الاسلمی سے روایت
ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
کہ ہمارے بہترین حکام وہ ہیں جن سے تم نفرت
نہ کرو اور وہ تم سے نفرت کریں۔ تم ان پر درود
بیجو اور ان کی ترقیات کے لئے دعا کریں کہ
اور وہ تم پر درود بھیجیں اور ہماری ترقیات
کے لئے دعا کریں۔ اور بدترین حکام وہ
ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض
رکھیں۔ تم ان پر لعنت ڈالو اور وہ تم پر لعنت
ڈالیں۔ روای کہتا ہے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ
جب ایسے مسکراں چاہے سرور میں مسلمانوں میں
تو کیوں نہ ہم ان کا مقابلہ کر کے انہیں حکومت
سے الگ کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ لا ما اتصاوا الصلوة فیکسر
لا ما اتصاوا الصلوة فیکسر ہرگز نہیں ہرگز نہیں
جب تک وہ نماز اور روزہ کے متعلق تم کو کوئی
پابندی عائد نہ کریں۔ اور تم نہیں اللہ تعالیٰ کی
عبادت سے نہ روکیں۔ تم انہی اطاعت سے
ہرگز ممتد نہ ہو۔ والا من رقی علیہ والی
فراہ یا قی شیا من معصیۃ اللہ فیکسر
ما یافی من معصیۃ اللہ ولا یزول عرشہ
من طاعتہ سنو۔ جہاں تم پر کسی کو حکام بنایا
جائے اور تم دیکھو کہ وہ بعض امور میں اللہ
تعالیٰ کی معصیت کا ارتکاب کر رہا ہے تو
تم اپنے دل میں اس کے ان افعال سے
سمت نفرت رکھو مگر بغاوت نہ کرو۔
خلفائے راشدین کی سنت پر
بہمیشہ قائم رہنے اور ان کی اطاعت
کا حکم

وسئلہ الخلفاء الراشدین المحدثین۔ تم
میری سنت اور میرے ہد میں آئے والے
خلفاء الراشدین کی سنت کو سے اختیار کرنا
مشکوٰۃ ایضا۔ تم اس سنت کو قبولی سے
پکڑ لینا۔ وعقلو علیہا بالنواجد اور اس
طرح کسی چیز کو راستوں سے پکڑ لیا جاتا
ہے۔ اسی طرح اسی سنت سے پکڑ رہا
اور کسی اس راستے کو نہ چھوڑنا جو میرے
یا میرے خلفاء الراشدین کا ہو گا یا کیا کر
وحدانہ الاصول اور تم نبی نبی یا توں
نے پکڑ رہنا فان کن فی شئ منہ بدعة
وکن بدعة ضلالة فکونوا کما کونتم ہر وہ نبی
بات ہو میری اور خلفائے راشدین کی
سنت کے خلاف ہوگی وہ بدعت ہوگی اور
بدعت ضلالت ہو کر قی ہے۔ ان دونوں
قسم کے عماروں سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اللہ و قسم کے
تعلیم لئے ہیں۔
خلافت راشدہ صفحہ ۱۴۱-۱۳۶
فتنوں کے بارے میں قرآن مجید
کا احتیاء
قرآن مجید نے امت محمدیہ کو آئے والے
فتنوں سے خبردار کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ فتنوں
سے محفوظ رہنے کے لئے نظام کی مضبوطی
اور استحکام کو بہت بڑا دخل ہے۔ اسلام
کے دور اول میں اسلام کی وحدت چھوڑی
کو اسی وجہ سے نقصان پہنچا جس کے نتیجے
میں رشیعہ بستی۔ خواری۔ چیلہ بینی۔ مکرر
ہونگے۔ اس کے بعد اسلام کے کئی عرصہ
میں ضعف اور جردی اور نرا کی دیکھنے
گھر بنا بلکہ دین میں بھی نفوذ پانگہ گی
واقع ہوئی۔ جو بد افش۔ بھری۔ قدری۔
اور اس کی مانند بہت سے گروہ در بند
کے بڑے جاتے سے سیلاب کی طرح اسلام
میں پھیل ہو گئے۔ حالانکہ صحابہ کے عہد میں
ان میں سے کچھ بھی نہ تھا۔ پھر تابعین کے
آخر عرصہ میں جلدیہ۔ معتدلہ۔ خبیثہ۔ معتدلہ
غیر یہ۔ قرمط۔ باطنیہ اور اسماعیلیہ وغیرہ
پیدا ہوتے چلے گئے۔
جماعت احمدیہ کی ترقی کیلئے خدا
تعالیٰ کی رضائی اور جماعت کا فرض
رسالہ الوصیت ہر احمدی کے لئے مشعل
راہ ہے۔ علاوہ انہیں خدا تعالیٰ نے حضرت
میر محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امام ناما بتایا۔
”کلیسیا طاعت کا نسخہ“
(مذکورہ صفحہ ۵۵۶)
جس کا مطلب یہی ہے۔ کہ دین عیسوی کو
کلیسا کے نظام سے ہی طاعت کی ہے اور
یہی آئندہ طریق احمدیت کے نظام کی

مہربانی کے لئے بیت معین ثابت ہوگا انشا
اللہ۔ علاوہ انہیں حضور نے ایک خوب
دیکھا تھا جس کا مقدمہ خالص کے الفاظ میں
درج ذیل ہے۔ ”مستور خوب میں تھا میں
کے مکان میں داخل ہوئے ہیں اور اس
کے بارہ میں حضور کو بتایا کہ اس مکان
میں داخلہ کچھ حسی طریق سے مقدم ہے اور
کچھ حسی طریق سے مقدم ہے۔ اس خوب
اور اہم کا خلاصہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے
اس میں جماعت کی رضائی ترقی کے کجانات
احمدیہ کی ترقی کا ذریعہ خلافت ہوگی اور

خلافت کے نظام کی مضبوطی حسی اور
حسی نشان کی قربانیوں سے پروان چڑھے
گی۔ جو کوئی خدا کے فضل سے جماعت ترقی کرے گی
قربانیوں کا میدان وسیع ہے وسیع ترقی
جائے گا تمام کائنات اور موجودہ حالت
کا مطالعہ غور کرتے ہوئے۔ ہر احمدی کو
اپنی حالت کا جائزہ لینا چاہیے۔ خدا
تعالیٰ ہر قوم کے لئے جماعت احمدیہ کی اپنی
راہی رضا والی راہ کو اختیار کرے
کی ہمیشہ توفیق بخشنے آمین۔

مسلمہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

احباب جماعت کا فرض

جماعت کی تعلیمی و تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت اقدس
موجود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا خدا چاہے اس نیت میں معبود اور بہت
درسگاہ کی افادیت احباب جماعت احمدیہ پر روشن ہے کہ اس مقدس درسگاہ کو چاہے یہ
شرف حاصل ہے کہ اس کے تربیت و تعلیم یافتہ مبلغین نے ایک انقلاب عظیم یورپ
افریقہ اور امریکہ میں برپا کر دیا۔ اور اب بقصدہ تعالیٰ بڑے بڑے زور اور کوشش
اور نکلان اس درسگاہ کے تربیت یافتہ مبلغین کے ساتھ بڑے فتنے
سابقہ ملائمت کرتے ہیں۔

احباب جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت
دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہر احمدیہ
بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ذہن و ہر تہا رجوں کو خدمت دین
کے لئے وقف کرے کہ مدرسہ احمدیہ میں داخل کر لیں۔

پہلی جماعت کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۵۷ء سے شروع ہوگا۔ لہذا خواہش مند
احباب داخلہ فارم نظامت ہذا سے منگوا کر ہر حال یکم اگست ۱۹۵۷ء تک
ملکی کر کے دفتر ہذا کو الپس بھجوا دیں۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور ضرور ذہن
نشین کر لے جائیں۔

- (۱)۔ بچے کا میٹرک یا کم از کم نڈل پاس ہونا ضروری ہے۔
- (۲)۔ ہر نگران قلمہ ناظرہ اور اردو زبان روانی کے ساتھ بڑھ سکتا ہو۔
- (۳)۔ حسب دستور سابق اس سال بھی صدر باجن احمدیہ تادیان نے مدرسہ
احمدیہ کے لئے چار وظائف منظور کئے ہیں۔ جو طلبہ کی ذہنی۔ اخلاقی۔ اور انصاف کا
حالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جائیں گے۔

داخلہ حافظ کلاس
مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس کو باقاعدہ طور پر جاری
ہے۔ اور اس کلاس میں بھی ذہین طلبہ اور بزرگ نگران مجید
ناظرہ روانی کے ساتھ بڑھ سکتے ہیں اور عمر بھی دس بارہ سال سے متجاوز نہ ہوں۔
لئے جائیں گے۔ جو شیخ اور مستحق طلبہ کو دلف بھی دیا جائے گا۔ اور اس کے لئے
یہی یکم اگست ۱۹۵۷ء تک درخواستیں وصول کی جائیں گی۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

تحریک جدید کے متعلق حضرت مصلح موعود کا ارشاد

حضرت مصلح موعودؑ: تحریک جدید کی تحریک کو جماعت کے سامنے پیش کرنے کے
بعد ایک جگہ فرماتے ہیں۔
”دین اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑ دیں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں
صرف اس کا حقیر خادم ہوں لفظ میرے ہیں۔ مگر حکم اسی کا ہے۔“
تحریک جدید کے سال رواں کے پختہ ہونے کو نظر رکھتے ہیں احباب اپنے ذمہ جتنہ کی
ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔
وکیل المال تحریک جدید قادیان

نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر

از مکرم مولوی محمد انعام صاحب خوری اور میں مدظلہ احمیدہ قادری

عزم تیر رخ روشن دین صاحب تو میر تو م
 کے ایک مصرعہ کو میں نے اپنے مضمون
 کا عنوان بنایا ہے۔ اس امر میں کوئی
 شک نہیں کہ کائنات کی ہر چیز خواہ وہ
 نوع ہو یا جنس بزبان جان اس بات
 کی تائید کر رہی ہے کہ ہر
 نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر
 گرمیوں کی راول میں کھلے جھت پر
 اپنے بستر میں لیٹے بار بار آپ نے جاند
 ستاروں سے مڑی سمعہ اعلیٰ کیا
 نفاذ کیا ہوگا اور انچ شماری کی بار بار
 ناکام کوشش کی ہوگی — کیا آپ
 نے کبھی سوچا کہ یہ جگتا ہوا اورانی
 جاند یہ جگتا جگتا تارے کہاں سے
 آتے اور کہاں جاتے ہیں ڈیک از کم
 کتابوں میں تو آپ نے نظام شمسی کا
 باب ضرور پڑھا ہوگا۔ اور اس بات
 کو معلوم کیا ہوگا کہ یہ چاند اور ستارے
 اور سیارے زمین، اسی طرح تمام معلوم
 اور غیر معلوم سیارے سورج کو اپنا
 محور بنائے ہوئے اس کے گرد گزرتے ہیں
 کا محسوس رہتے ہیں۔ اور یہ چاند ستارے
 سب ہی سورج سے کوئی حاصل کر کے
 تارک راتوں کو اپنی چاندی میں لہا دیتے
 ہیں۔ اسی گردش کے نتیجہ میں دن اور
 رات، ماہ و سال اور صدیاں بنتی آتی
 ہیں اور جب تک خدا تعالیٰ کے علم میں
 ہے یعنی جی جاتی گی۔ بہر حال اس نظام
 میں سورج کو ایک بینادی حیثیت حاصل
 ہے۔ اگر سورج نہیں تو نہ چاند ہوگا نہ
 اس کی چاندی۔ نہ ستارے ہوں گے
 نہ کہکشاں! حسن الخالق نے جلد
 ستاروں کو سورج کے تابع کر کے اس
 عظیم الشان نظام شخصی کو قائم فرمایا۔
 کبھی آپ کو شہد کے چھتے اور ٹھون
 کو جگہ کے اتفاق ہوگا ہوگا۔ آپ نے
 مشاہدہ کیا ہوگا کہ کس حسن انتظام کے
 تحت وہ شہد جمع کرتی اور ان کی صفات
 کرتی ہیں۔ ایک ان میں رانی لکھی ہوتی
 ہے جس کا سب کہا جاتا ہے۔ اور اس
 طرح ان کے سارے کام ایک تنظیم
 کے ماتحت ہوتے ہیں۔
 کبھی آپ نے اپنے گھر کی دیواروں
 پر چبوتیوں کی قطاریں دیکھی ہوں گی

ایک قطار آہری ہے اور دوسری چارہ
 دورویہ قطاریں کسی تندہی اور لگن سے
 اپنے کام میں مصروف نظر آتی ہیں۔ ان
 کا بھی اپنا ایک سردار ہوتا ہے جس کے
 حکم پر ان کے اپنے سارے کام انجام
 پاتے ہیں۔
 اس سے کچھ قریب کبھی آپ نے اپنے
 جسم کے متعلق غور کیا ہوگا۔ وہاں بھی
 یہی چیز کاغذہ نظر آتی ہے۔ بدن انسانی
 کا سارا انتظام دل پر موقوف ہے۔ دل
 کے دھڑکنے سے انسان کی زندگی ہے
 ایک لمحہ کے لئے بھی وہ اپنی دھڑکن کو
 سکوت میں بدل دے تو انسانی ڈھانچہ
 برکار مفعی ہو جاتا ہے۔ سناچہ دیکھ لیجئے
 آنکھیں ایک جیز کھاتی ہیں۔ پاؤں اس
 طرف لے جاتے ہیں۔ ہاتھ وہاں کام کرتے
 ہیں۔ منہ کھلتا ہے۔ معدہ جھم کرتا ہے
 انتہا میں پس پھوٹی ہیں۔ بگڑن بناتے
 پھیپھڑے خون صاف کرتے ہیں اور دل
 قس، نازلوں کے ذریعہ سارے جسم میں
 خون بانٹ دیتا ہے۔
 غرضکہ کائنات کی جس چیز پر بھی آپ
 نظر کریں یہی بات آپ کے سامنے آتی
 آئے گی کہ ہر نوع میں ایک نظم ہے اور اس
 کا ایک نظم ہے۔ ایک انتظام ہے اور اس
 کا ایک تنظیم ہے۔ ایک روٹ ہے اور اس کا
 ایک گڈ بان ہے۔ ایک جماعت ہے اور اس
 کا ایک استاد ہے۔ ایک تنظیم ہے اور اس کا
 ایک ڈائریکٹر ہے۔ ایک جوہر ہے اور اس کا
 اور اس کا ایک وزیر یعنی ہے۔ ایک ملک
 ہے اور اس کا ایک وزیر یا صدر ہے۔
 اگر یہ سب باتیں درست ہیں اور لگنا
 درست ہیں تو بے اختیار ہمارے دل سے یہ
 آہ نکلتی ہے کہ دنیا میں کس قدر مسلمان
 ہیں تو ان کا کوئی امام کیوں نہیں ہے جب استاد
 کی نہیں تو کمال کیسی؟ غلہ بن ہی نہیں تو
 روٹی کی حفاظت کا کچھ بھروسہ؟ دل ہی نہیں
 تو آئینہ ناک منہ کاں ہاتھ پیر کی کام؟
 جب سورج جیسے لوگ چاند اور کھیت ستارے
 اور جب امام ہی نہیں تو کبھی جماعت اور کبھی
 شیرازہ؟
 معاصرہ "الجمعیۃ" دلی نے اپنے جملہ دانش
 کے سرورق پر یہ خوش قسمتی ہمارے لئے لکھی
 ہے "ہم نے مضمون سے نہایت حسرت بھرے

نظم سستارے پر ملے تو خلافت کا کبھی خاتمہ
 کر دیا گیا اور مسلمان اس نعمت عظمیٰ سے فاقی
 طور پر غم و مکر دیے گئے۔ اور یہ سب کچھ فخر
 صادق سیدہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کی پیش خیروں کے مطابق ہوا۔ چنانچہ آپ نے
 ایک اور ایک دو کی طرح نہایت تفصیل کے ساتھ
 اس امر کو بیان فرمایا تھا کہ
 میرے بعد خلافت علی منہاج النبوت
 کا سلسلہ شروع ہوگا اور جب تک خدا
 تعالیٰ چاہے گا یہ سلسلہ جاری رہے گا
 پھر خاندانی اس سلسلہ کو ختم کر دے
 گا۔ اس کے بعد ظالم بادشاہوں کا
 دور آئے گا جب یہ دور بھی گزر جائے
 گا تو ہری حکومت کا زمانہ آئے گا اور
 جب تک خدا تعالیٰ کی مرضی ہوگی یہ دور
 چلتا رہے گا جب یہ زمانہ بھی گزر جائے
 گا تو پھر سے خلافت علی منہاج
 النبوت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا"
 (مسند احمد جلد ۵ ص ۱۷۱)
 اور یہ سلسلہ الشاہدۃ قیامت تک چلتا چلا
 جائے گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اس کے بعد ہی اور انعام کی خبر نہیں دی بلکہ
 خلافت علی منہاج النبوت کے دوبارہ شروع
 ہونے کی کثرت سن کر ٹیپ ہو گئے۔
 حضرت یحییٰ بن محمد بن علی السلام نے اپنی کتاب
 "سبابة الفرائی" میں فرمایا ہے۔
 جو شخص خلافت کا حق نہیں پس تک نہاتا
 ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت سے
 غای کو نظر انداز کر دیتا ہے اور نہیں جانتا
 کہ خلافتی کا یہ ارادہ تو سرگزشتہ تھا کہ
 رسول کریم کی وفات کے بعد صرف تین
 برس تک رسالت کا کتبوں کو غلطی
 کے لباس میں لکھنا ضروری ہے پھر اس
 کے بعد دنیا تباہ ہو جائے تو کچھ بڑا
 نہیں۔"
 امت طوہر کی تاریخ ایک کلمے باب کی طرح
 سامنے ہے جو مذکورہ مشکوٰۃ کے ایک ایک لفظ
 پر پیر صداقت ثبت کر رہی ہے۔ خلافت راشدہ
 کا زمانہ ختم ہوا تو ظالم بادشاہوں کا دور آیا
 پھر اس کے بعد ہری حکومت کا دور آیا اور
 جب جوہوی صدی آئی تو ادھر اسلامی
 فتنہ نمانہ کی تباہی پوری تھی اور ادھر دلوں
 کی حسرتی اور تباہی بے اختیار اندر ہی
 تھی۔ چنانچہ لاکھوں کے اخیر تنظیم اپنی
 حدیث کے ایڈیٹر کے الفاظ میں ہر مسلمان
 کی یہ خواہش تھی کہ۔
 "اگر زندگانی ان آخری لمحات میں
 ایک دفعہ پھر خلافت علی منہاج نبوت
 کا نظارہ نصیب ہو گیا تو ہو سکتا ہے
 کہ ملت اسلامیہ کی بگڑی سورت
 اور رد لٹھا ہوا خیال پھر سے سن جائے

اور کہنور میں گھری ہوئی ملت اسلامیہ کی یہ بات کسی طرح اس کے سرخ سے نکل کر سامنے عاقبت سے نکل کر ہو جائے۔

(تنظیم اہل حدیث ۱۲ ستمبر ۱۹۴۹ء)

میں کہ الفاظ میں اہل نصرت بھرے دلوں کو یہ مژدہ سنائی کہ ۲۷ مئی ۱۹۴۹ء کو اسلام و احدیت کی تاریخ میں خوشی اور شادمانی کا پیغام آیا۔ اسی مبارک دن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت شامہ کا ظہور ہوا۔ اور اہل وعدہ اور تحفہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ولید کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اسی خلافت حقہ اسلامیہ کی قیادت میں کاروان (جمہیت برحق اسلام) کو لے کر آج چہار دانگ عالم میں تبلیغی جہاد میں مصروف عمل ہے۔

کہا جاتا ہے کہ دنیا میں ستر کروڑ مسلمان رہتے اور بستے ہیں۔ ان میں سے ۹ کروڑ ایسے ہیں جو بڑی شرت بھی ہیں اور تعلیم یافتہ بھی۔ ان کے پاس اقتدار و حکومت بھی ہے۔ لیکن ان کا کوئی واجب الاطاعت امام نہیں دوسری طرف ایک کروڑ جماعت احمدیہ کے افراد جو منطقی و نادار اور اقتدار و حکومت کے کوسوں دور ہیں۔ لیکن ان کا ایک واجب الاطاعت امام ہے بغیر اس کا یہ ہے کہ ایک کروڑ کی جماعت تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کے سلسلہ میں جو عظیم الشان کارنامے سر انجام دے رہی ہے اس کا عشر عشر بھی اخلاق و شجاعت کا شکار ۹۹ کروڑ مسلمان نہیں کر سکتے۔ آہ وہ فائدہ جو اپنے آپ کو ایک انجی کے سپرد کر کے لئے نسیب نہیں۔ اور یہ کوئی زبانی دعویٰ نہیں بلکہ ایک دنیا نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ مشہور ہنگامی و مسلم لیڈر مولانا ظفر علی خان خضر اڈیشہ اخبار زمیندار لاہور نے لکھا :-

..... گھر بھڑک کر احمدیوں کو بڑا بھلا کہہ لینا نجات آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان اور دیگر یورپی ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا مددۃ السلام و دیوبند فرنگی علی اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں۔ کیا ہندوستان میں ایسے ہی ہندو مسلمان نہیں جو چاہیں تو بلا وقت ایک اچھے مسکن کا خرچہ اپنی گرہ سے

دے سکتے ہیں.....

(اخبار زمیندار - لاہور دسمبر ۱۹۴۹ء)

کہا جاتا ہے کہ تنظیم اہل حدیث سے ایک کروڑ کا حجم غیر منسلک ہے۔ اور ادھر جماعت احمدیہ کے افراد کی تعداد اسی اتنی ہی ہے۔ آئیے اس امر کے ثبوت میں کہ علم و نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر ہم دونوں جماعتوں کا ایک واقعی توازن بنسٹ کر رہے ہیں۔ تا قارئین کو خلافت حقہ اسلامیہ کی صداقت پر ایک لاجواب دلیل ملے۔

تنظیم اہل حدیث نے ۱۹۴۹ء کو ۵ سالوں کے ساتھ ہزار روپے کا بجٹ منظور کیا۔ اور جو رقم اسی تنظیم کے افراد کی طرف سے ظاہر ہوا وہ اسی اپنی سے عیاں ہے۔ جناب عبداللطیف رحمانی صاحب ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند تحریر فرماتے ہیں۔

"کسی بھی تنظیم اور تحریک کی قوت دہلی کا دھندلاہار اس کے افراد کے اعتقاد و ایمان اور عملی فراموشی پر ہوتا ہے۔ مرکزی جمعیت احمدیہ ہند اپنے عظیم مقاصد کے بغیر تاریخ اور صحیح موقف کے باوجود اپنے تقریری پروگراموں کی تکمیل میں مناسب کامیابی اس وجہ سے نہیں حاصل کر پا رہی ہے کہ افراد جماعت اپنے فرائض اور ان کے عملی تقاضوں سے غافل ہیں۔

اس کو ناجی اور غفلت کی واضح مثال یہ ہے کہ مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس ستمبر ۱۹۴۹ء میں جو قرارداد منظور ہو گئی تھی تمام کوششوں کے باوجود دو سال کی طویل مدت میں اس کی کوئی بھی رقم بھی جماعت نے لوہی نہیں کی تھی کہ اجلاس کا نوٹود رقم تک و فرکو موصول نہیں ہو سکیں۔

..... آپ آئے دالے رمضان کے باریک بینی میں...

... خود بھی تعادل کریں اور دوسرے اقوام و ملتیں سے بھی تعادل کو اپنی تاکہ ۱۸ اگست ۱۹۴۹ء کی منعقد شدہ مجلس عالمہ کی شینگ کا پاس کردہ ساٹھ ہزار روپے کا بجٹ بہر حال اسی مبارک مہینہ میں فراہم ہو جائے۔ تقریباً ایک کروڑ افراد پر مشتمل جماعت اہل حدیث کے لئے اتنے معمولی بجٹ کی فراہمی نہایت معمولی بات ہے۔"

دوسری طرف جماعت احمدیہ کو نوچوہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر رازمی چند دنوں وغیرہ پر مشتمل سالانہ ڈاکروٹ ۲۷ لاکھ روپے کے بجٹ کے علاوہ غلط اسلام کی تباہی کے لئے ایک عظیم منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے جماعت سے ۲۵ کروڑ روپے کا مطالبہ فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ جماعت اپنے کروڑ روپے تک پہنچ کر دینی حداف میں ایک جماعت احمدیہ کے افراد اپنے پیارے امام عالم اطہان اللہ عشرہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی امیدوں سے زیادہ ۱۴ کروڑ روپے کے وعدہ جات پیش کر دیے جس کی ماہ بہ ماہ تصدیق وارہوئی کا انتظام جاری ہے۔

خلیفہ وقت کی آواز پر ہر کسی کی جماعت کی طرف سے جو رقم ظاہر ہوا وہ ہمارے امام عالمی مقام کے عالیہ پیغام سے دلچسپی ہے جو آپ نے احباب جماعت کے نام دیا اس کا ایک اقتباس بھی ہم بدیع قارئین کرتے ہیں تاکہ یہ موازنہ ہر طرح ممکن ہو جائے اور ہر نکتہ دس طبیعت اس نکتہ کو جان لے کہ یہ فرق نمایاں محض اہل حق خلافت حقہ کی برکت ہے۔

حضرت انور فرماتے ہیں :-

"جی نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر جماعت احمدیہ بیرون کی تربیت اور اشاعت اسلام کے کام کو تیز کرنے اور غلط اسلام کے دن کو قریب تر لانے کا ایک ہم کا آغاز کرتے ہوئے

"صدر سالہ احمدیہ جو بی منصوبہ کے نام سے ایک بہت بڑے منصوبے کا اعلان کیا تھا۔ اور غلطین جماعت سے اپیل کی تھی کہ وہ فراغتی

۲۵ محرم ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۲ مئی ۱۹۳۵ء

ہے "صدر سالہ احمدیہ جو بی فتنہ" میں اپنے چندوں کے وعدے لکھوائیں جو آئندہ انہوں نے ہندوستان میں پورے کر لئے ہوں گے۔

عفی اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر بکھانا تاہم ان کے اس لئے میری آواز میں اثر پیدا کیا اور جماعت نے بہت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے اسی تحریک میں بڑی فراخ دلی سے وعدے کھائے جو اصل تحریک کے بجلی کی گناہ زیادہ تھے۔ الحمد للہ علی ذلک

پس ایک طرف محبت و انامیدی اور افسوس ہی افسوس ہے اور دوسری طرف قلوب میں بے لاشکت ہے انہیں اور دلوں میں اور زبانوں پر خدائے تعالیٰ کی حمد کے ترانے ہیں اور عملی پیہم :-

ہمارے ان بھائیوں کی حالت تو واقعی اسی شکر کی صداقت معلوم ہوتی ہے کہ

یاران تیر گمانے نہ عمل کو جانیا ہم تجو نالہ تیریں کاروان رہے خدا کے لئے دے دے کہ وہ ہمارے بھائیوں کو سمجھ عطا فرمائے تا وہ خلافت حقہ کے داعی سے وابستہ ہو جائیں اور تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کے کاموں میں ہمارے شریک بن جائیں۔ ورنہ صرف زبان سے اچھی اسی حسرت کا اظہار کرنا کہ کاش! ہمارا بھی کوئی "انجی" ہوتا۔ بے معنی رہ جاتا ہے جب کہ ہم خود اپنے آپ کو "اس" "انجی" کے سپرد کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دریش فتنہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں :-

"در اصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فرض ہے لیکن تقدیر الٰہی کے ماتحت ایک حصہ کو قادیان سے نکلنا پڑا اور دوسرے حصہ کو سعادت نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمت دین کا لادیں پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچائیں جو تو جہ کے اعتبار کا باعث ہو حقیقتاً ہم پر درویشوں کا یہ احسان ہے کہ بھاری قربانی کر کے قادیان میں ہماری نامزدگی کر رہے ہیں پس یہ اعداد ہرگز حدیثہ و غیرت کے رنگ میں نہیں بلکہ ایک فتنہ کا پھندہ ہے جو شکر اور قدردانی کے رنگ میں ہم پر باندھوستانی دوست و دشمنوں کی عزت میں پیش کرتے ہیں۔"

احباب دریش فتنہ کی تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر مرکز قادیان سے تعداد فراہم اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اس کی توفیق بخشے آمین۔ تا طریقت الہال امدق۔ بابت

قیادت میں خدمت دین کرتا پڑا آگے
یہی آگے چلت چلا جائے اور یہ وہی دور
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز
ہے کہ جس کے بارے میں حضرت مصلیٰ موعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان الفاظ میں بشارت
دی کہ -

دو پس میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ
خلیفہ ثالث بناے ابھی سے بشارت
دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان
لا کر کھڑا ہوگا تو اگر دنیا کی حکومتیں
بھی اس سے ٹکرائیں گی قرینہ بصرہ
ہو جائیں گی

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثی علیہ السلام)
مہربان رابطہ عالم اسلامی! بوجہ اہمیت کو ہم
کوسلے کے منصوبہ بنا رہے تھے۔ اور جو کچھ
آج سے بن سکا انہوں نے کیا اور دنیا کے مسلمانوں
کو انہوں نے امدادیوں کے خلاف فوج لگانا چاہا
اور بین الاقوامی طور پر پانچ لغت کی کہ کسی
طرح اس جماعت کو ختم کر دیا جائے مگر ذرا
بہوش کیجئے! مہربان رابطہ عالم اسلامی! اور
نوٹ کریں گے مولوی ابوالحسن ندوی صاحب
کے اس بات کو کہ اجماعت کی مخالفت میں
اور خصوصاً خلافت ثالثہ سے ٹکر کھینے کا انجام
وہی ہو گا جو اس سے پہلے سید نفیس حسین
دہلوی، مولوی محمد حسین جالوی اور مولوی شہاد
المدائری امرتسری کا ہوا۔ یہ چوتھا آسمانی فیضان ہے
کہ جس سے وہ بے شک شکستیں کھڑے
اس جماعت کا کچھ ہیں نہ بگاڑ سکیں گے۔ انشاء
اللہ تعالیٰ۔ جماعت احمدیہ ملگوں میں پھیلے گی
اور تمام دنیا میں پرچم اسلام کو بلند کرے گی۔
امدیہ سب کام جو یہ رہا ہے ابھی آئندہ
ہو گا وہ حق اور حق خلافت کی برکت اور
خلافت کے ذریعہ ہوگا۔

جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفین کی
رہنیشہ درانیاں عرصہ ۸۵ سال سے جاری
ہیں اور ان کو ان کوششوں میں کہاں تک
کامیابی حاصل ہوئی وہ اخبار "المنبر" کے
مندرجہ ذیل الفاظ سے ظہور واضح ہے کہ:-
"ہمارے بعض واجب الامتزام بزرگوں
نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے تابانیات
کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے
سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے
سے زیادہ مستحکم اور زیادہ وسیع
ہوتی چلی گئی ہے مرزا صاحب کے
بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان
میں اکثر تقویٰ - تعلق بالقرآن و احادیث -
غرض علیہم - اور اثر کے لحاظ سے
پہاڑوں جیسی شخصیت رکھتے تھے۔
..... ان کا ہر کی تمام کا مدقوں
کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے
(المنبر ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء)

حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف خلافت
کی برکت ہی ہے کہ یہاں پر جیسی یہ شخصیتیں
اور ملتزم بالا اور ممتاز شخصیتوں کے لئے لوگ
جماعت احمدیہ کی مخالفت میں آئے
مگر اس توسعائی چٹان سے ہمیں بے خبر
کو رہ گئے۔ اور اس کا کوئی نہ بگاڑ سکے۔
جماعت احمدیہ نے مخالفت کے باوجود
دن دہی اور رات جو کچھ ترقی کی -
والفضل صاحب شہدات بلہ الاذراء -

خلافت کی اہمیت

ابھی تک میں نے خلافت کی برکات
کا ایک بڑا سا خاکہ پیش کیا ہے۔ اب
غور و فکر پر اس کی اہمیت عرض کرتا ہوں
حضرت مصلیٰ موعود صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک
بزرگ صحابی حضرت علیہ السلام نے حضرت
عثمان بن عفان کی خلافت کے خلاف یوں
پوسے منصوبوں کو دیکھ کر فرمایا -
بجہت لخصا بغرض الناس فیہ
یرومون الخلفاء انہ
لنزلون ویوزلت نزل الغیر
منہم ولا توابعہم مکا ذل
ذلک۔ - وکانوا کما لیمہود
والنصاری سواہم کل جمہ
ضلوا الشیطان -

تاریخ ابن اثیر جلد ۱ ص ۱۷۷
ترجمہ: جب ان لوگوں کی باتوں سے
تعب ہوتا ہے جو چاہتے ہیں کہ خلافت
فتم ہو جائے واقعہ یہ ہے کہ اگر خلافت
جاتی رہی تو یہ لوگ ہر شے پر برکت
سے محروم ہو جائیں گے اور اس کے
بعد پوری طرح ذلیل ہو جائیں گے۔
اور پھر ضروری میں وہ عیسائیوں اور
یہودیوں کی طرح ہو جائیں گے اور
سب گمراہ ہونے کے برابر ہوں گے۔
حضرات خلافت کی اہمیت ملاحظہ
فرمائیے کہ اگر خلافت نہ ہو تو لوگوں کو خیر
و برکت کہاں سے ملے اور دولت کے سوا
کچھ نہ ملے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات کے بعد کے حالات پر نظر
ڈالنے سے بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ
اگر صحابہ خلافت کے ساتھ وابستہ نہ
ہوتے مگر اُمت محمدیہ میں خلافت جہی
عظیم الشان نعمت نہ ہو تو یہ اُمت
نہ اندرونی طور پر مضبوط ہوتی اور نہ
بیرونی طور پر اسلام کو وسعت مل
سکتی اور جب مسلمانوں نے خلافت جہی
نعمت کو ٹھکرا دیا ہے قدری کی تو اس کا
انجام سوائے دولت کے اور کیا ہوا۔
مسلمان ذلیل ہو گئے۔ ان کا دھار جاسا
رہا کہ کوئی نظام نہ رہا۔ کوئی مرکزیت

نہ قائم رہی کوئی حکومت نہ رہی کوئی رہب
اور رہبہ نہ رہا۔ اور جس مقصد کے لئے
اسلام جیسا عظیم الشان مذہب وجود
میں آیا اس کی ضرورت نہ ہو گی۔

پس خلافت کی کس قدر اہمیت ہے۔
کہنے والے نے خوب کہا ہے کہ
نعمت کے بغیر دنیا خلافت سکھنے
نہیں دیتا

حرف آخر

مذہب ہے اسلامی شریعت جیسا کہ قائم
رہنے والی شریعت ہے۔ اس کا اسرار
خلافت کا سلسلہ جہنہ پہلے دیکھا گیا
اور اس دائمی خلافت کا مصلحہ بھی
منقطع نہ ہو گا۔ ساری برکتیں اس خلافت
میں ہیں۔ اس لئے اس کو مضبوطی سے
پکڑو دیکھا ہم سب کا فرض الٰہی ہے۔
حضرت مصلیٰ موعود نے خلافت کی برکات
پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
اگر اسے دوستو! ہمیری آخری نصیحت
یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت
میں ہیں۔ ثبوت ایک صحیح ہوتی

ہے جس کے بعد خلافت اس
کی تاثیر کو دنیا میں پھیل دیتی
ہے۔ تم خلافت حقہ کو شہر علی
سے پکڑو۔ اور اس کی برکات
سب دنیا کو مستقیم کردہ تاخیر
تعالیٰ تم پر دم گروسہ اور تم کو
اس دنیا میں بھی اویلا ہے
اور اس جہان میں بھی اویلا
کرسے

(المفتعلی ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء)
آخر میں دعا ہے کہ اللہ
تعالیٰ ہم سب کو الامام خیر
یقیناً طاعین روائع کے مطابق
خلیفہ و نائب کے راسخ کو مضبوطی
سے پکڑے۔ اس کی قوی فنی عطا
فرمائے اور اس کی ہر برکت سے
کما حقہ مستفیع ہونے کی توفیق
عطا فرمائے آمین۔
واللہ اعلم بالصواب
ابن ابی شیبہ

بقائے عزت انسان خلافت کی بقا پر ہے

ان کو ہم جناب چوہدری عبدالستار صاحب اختر ایم۔ اے
نہ نشین مدعا پر ہے نہ شان ارتقا پر ہے
بقائے عزت انسان خلافت کی بقا پر ہے
خلافت کشتی رقت کی امیدوں کا یارا ہے
تو کچھ بوجھ تو یہ رقت کا زنگ و زنجیر ہے
نہ جب تک کاروان میں ہو امام کاروان کوئی
نہیں بدتر کسی کا اس جہاں میں پاساں کوئی
کل جب شاخ گل پر نہ تو کھیں کہ پھول ہوتی ہے
یو جڑ سے ربط قائم تو دعا قبول ہوتی ہے
پرگندہ اگر ہو آتش ایمان کی چنگاری
نہ تیری ضرب ہے کاری۔ نہ میری ضرب ہماری
نہ ہو گر ربط باہم۔ انجن اس کو نہیں پکتے
کہیں گل ہو۔ کہیں لالہ۔ چمن اس کو نہیں کہتے
خلافت کیا ہے خود نور خدا کا جلوہ گر ہونا
بشر کا ہرم موجودات میں نور البشر ہونا
جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء کا عنقریب
ایقان مولوی فاضل شرع ہونے والا ہے۔ اس
مرتبہ سائنس امید دار شریک ہو رہے ہیں۔ جناب جماعت سے سب کی
نمائاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار بشارت احمد عود قادیان

اسلام میں خلافت کا الہی وعدہ

اور

خلافت ثالثہ سے متعلق خدائی بشارات

از مرقوم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ اخبار پونچھ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
 وَكَرَّمْنَا مُحَمَّدًا الْمُرْسَلَةَ الْمَكْرَمَةَ
 وَجَعَلْنَا لِكُلِّ قَبِيلَةٍ مِنْكُمْ
 فِي الْأَنْفُسِ كَمَا اسْتَخْلَفَ النَّبِيُّ
 مِنْ قَبْلِهِ وَلَكِنْ كُنَّا لَهُمْ
 دُوبَعْدَهُ الْخَيْرِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ
 وَلِكُلِّ قَبِيلَةٍ لِنَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ الْوَعْدِ
 أَجْمَعَاتٍ (سورہ نور رکوع ۱)

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان والوں
 اور انصاف والوں میں سے ایک کو
 دُوبَعْدَهُ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ
 بنا دے گا۔ جس طرح تم سے پہلے خلیفہ
 بنایا تھا۔ اور جو زمین اس نے ان کے
 لئے چھوڑ رکھا ہے وہ ان کے لئے اسے چھوڑ
 سے قائم کرے گا اور ان کے خلیفہ کی حالت
 کو بعد میں وہ ان کے لئے امن کی حالت
 تبدیل کر دے گا۔

مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے
 مومنوں کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ میں
 تمہاری منصوبہ بندی اور استحکام کے لئے تم
 کی خلافت کو قائم کر دوں گا۔ تاکہ تمہارے خوف
 کی حالت کو امن میں تبدیل کر دوں اور ان کو
 اسلام شاپرہ دے کہ جب تک اسلام میں
 خلافت راشدہ قائم رہے۔ مسلمانوں میں
 ڈگنی لڑت چو گئی ترقی کرتے رہے گئے چنانچہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
 قریب قریب مسلمانوں کا خیر اڑا بھڑ کر رہا
 جاتا تھا خدائی نے اپنے وعدہ کے مطابق
 خلافت کو قائم کر کے مسلمانوں کو منتشر ہونے
 سے نہ صرف بچا بلکہ مستحکم کر دیا اور
 خلافت ہی کی یہ برکت تھی کہ چند سالوں
 میں ہی تیسرے دیکھ کر کسی دنیا کی عظیم
 سلطنت اسلام کی آغوش میں آ گئیں۔
 اور تثلیث کدوں سے پانچ وقت اللہ
 اکبر کی صدا بلند ہونے لگی۔

خلافت ایک نعمت الہی ہے۔ اور یہ
 نعمت عظمیٰ جب تک مسلمانوں میں رہی
 یہ محاذ پر مسلمان کامیابیوں سے ہمکنار
 ہوتے رہے۔ لیکن جب یہ نعمت مسلمانوں
 سے چھین گئی اس وقت سے وہ سوہن
 اور لڑیوں والی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔
 اور بارہو دس کے کہ دنیا میں ستر

کر رہے کے قریب دس دنت مسلم آبادی
 ہے۔ لیکن یہ صرف آپس میں برسرِ پیکار
 نظر آتے ہیں۔ دراصل یہ بھی خدائی وحی
 تھے جو پرے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ۔
 تَكُونُ النُّبُوَّةُ نَكْبَةً مَاشَاءَ
 اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا
 اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ عِلَافَةً
 عَلَى مَشَاهِجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ
 اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ تَكُونُ مَلَكًا
 عَامًّا عَنِكَونَ مَا شَاءَ اللَّهُ
 أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ
 ثُمَّ تَكُونُ مَلَكًا جَبَرِيَّةً تَكُونُ
 مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ
 يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ
 خِلَافَةً عَلَى مَشَاهِجِ النُّبُوَّةِ
 (مشکوٰۃ باب الأئمة الراشدين)

مذکورہ حدیث میں یہ بیان ہوا ہے
 کہ میرے بعد خلافت علی متعاقب نبوت کا
 قیام ہو گا اور پھر ملک عام اور اس
 کے بعد جبری حکومت اور پھر آخر کار
 خلافت علی متعاقب نبوت کا دوبارہ قیام
 ہو گا۔

اس ارشاد نبوی کے عین مطابق
 اسلام میں خلافت علی متعاقب نبوت
 کا قیام عمل میں آیا اور اس کے بعد بھی
 ہی دور اسلام پیرائے جیسے حدیث میں
 مذکور ہیں اس پر تاریخ شاہد ہے اور
 آخر کار ارشاد نبوی کے مطابق ضروری
 تھا کہ خلافت علی متعاقب نبوت کا قیام
 ہوتا۔

چنانچہ اکابرین امت اور مسلم لیڈر
 اپنی زبانوں سے کہہ کر دیکھ کر قیام
 خلافت کی خواہش کا اظہار کرتے رہے
 اہل سنت و جماعت لاہوری حریف سے
 شائع ہونے والا رسالہ "جدید جہاد" لکھا
 ہے۔

سب سے بڑا غلط جو مسلمانوں نے
 اپنے خود غرضی کی بنا پر کیا وہ یہ
 تھا کہ خلافت صلی متعاقب نبوت
 کا سلسلہ ختم کر کے دم دیا اور
 امت مسلمہ کو پھیل کر کے دیوڑ

کی طرح جنگل میں بانگ دیا کہ
 جاؤ پھر چکو اپنا پیٹ پلاؤ
 خلافت ہی ایک ایسا منصب تھا
 جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے
 ایک مرکز پر جمع رکھتا اور ایک
 نصب العین مقرر کر کے ان کی
 تنظیمی قوت کو محفوظ رکھتا ہے۔
 (جمہور جمہور پور ۱۹۶۶ء)

اسی طرح اردو لکھی درد مندوں سے
 آواز سن بلند ہوئی مثلاً علامہ اقبال نے
 جی یوں کہا ہے کہ۔
 تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
 لا کھیں سے ڈھونڈ کر سلاطین کا قتب و جگر
 کہو کہ خلافت کی کا یہ وعدہ تھا کہ میں تم
 میں خلافت کو قائم کر دوں گا۔ اور آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا کہ بالآخر
 خلافت علی متعاقب نبوت کا قیام ہو گا
 خدا تعالیٰ نے ان درد مندوں سے نکلی
 ہوئی آواز کو سنا اور ایسا ہی عمل کرتے ہوئے
 حضرت امام لہدی علیہ السلام کو وقت
 پر مبعوث فرمایا اور آپ نے اپنی زندگی میں
 ایسا اسلام کیا اور لکھ کر ہوئے شہداء
 کو منظم کیا نیز آپ نے فرمایا کہ میرے بعد
 اب خلافت کا قیام اس طرح کی آپ نے فرماتے
 ہیں کہ۔

پہلے تہ تک تم میں روحانی
 زندگی اور باطنی بینائی قائم رہے
 گی اور غریب و دالے تم سے روٹی
 حاصل کریں گے اور یہ روحانی
 زندگی اور باطنی بینائی جو غریب و دالے
 والوں کو حق کی دعوت کرنے کے
 لئے آئے اندر بابت نکالنے سے
 اپنے وزیر ہے جس کو دوسرے
 نفقوں میں خلافت پختہ ہیں۔
 (مشکوٰۃ القرآن ص ۱۷)

نیز حضور نے فرمایا کہ
 "تمہارے لئے دوسری قدت کا دیکھا
 جو ضروری ہے۔ اور اس کا آنا
 تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ
 دائمی ہے جس کا سلسلہ تپست
 تک متقطع نہیں ہو گا۔"
 (الوصیۃ ص ۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے
 بعد مسلمانوں میں جماعت احمدیہ کے افراد حضرت
 حکیم مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کے ہاتھ پر جمع ہوئے۔ آپ کے دور میں جماعت
 نے اسلام کی بے حد خدمت کی اور آپ کی
 وفات کے بعد حضرت مسیح موعود رضی اللہ
 عنہ جماعت کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔
 آپ کے بعد میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ
 بیرونی ممالک میں وسیع پیمانہ پر تبلیغ اسلام
 کے لئے مخزن کھولے گئے اور آپ نے جماعت
 کو بہتر رنگ میں منظم کیا نیز آپ نے خلافت
 سے وابستہ درپیشہ اور اس سے متعلق ہونے
 کے لئے جماعت کو ان افغان میں بھیجتے فرمایا کہ۔
 "اے دوستو میری آخری نصیحت یہ ہے
 کہ سب برائیاں خلافت میں پس نبوت
 ایک بھیجے ہوئی ہے جس کے بعد خلافت
 اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دی
 ہے۔ تم خلافت حق کو مضبوطی سے
 پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو
 منتفع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے
 اور تم کو اس دنیا میں بھی اور دنیا کی
 اور اس جہان میں بھی خوش کرے۔"
 (الفضل ۳۰ مئی ۱۹۶۶ء)

خلافت ثالثہ سے متعلق خدائی بشارات

یہودیوں کی حدیث کی کتاب طحاوی میں ہے
 حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح
 موعود رضی اللہ عنہ سے متعلق پیش گوئی پائی
 جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
 کے بارے میں بھی واضح رنگ میں پیش گوئی
 موجود ہے کہ۔

IT IS ALSO SAID THAT HE
 (PROMISED IN THE HADITH) SHALL
 DIE AND HIS KINGDOM
 DESCEND TO HIS SON AND
 GRAND SON.

یعنی مسیح موعود کی وفات کے بعد آپ کی
 خلافت آپ کے بیٹے اور پوتے میں منتقل
 ہو جائے گی۔ (طحاوی باب بیعیم ص ۱۷)
 چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امام
 بنا گیا کہ۔
 إِنَّمَا بُشِّرْتُ بِخَلِيفَةٍ يَكُونُ نَا فِيْلَهُ نَفَق
 نَا فِيْلَهُ مِنْ عَمَلِي -

اس میں آپ کو ناند کی بشارت دی گئی
 تھی۔ مذکورہ بالا اہام میں حضرت خلیفۃ المسیح
 الثالث کی بشارت دی گئی تھی۔ اور حضرت خلیفۃ
 المسیح الثانی نے اپنے خلیفہ ثالث بننے والے کو عظیم
 نشان بشارت دی کہ۔
 ہمیں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ
 ثالث بنا لے اسی سے بشارت دیتا ہوں
 کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر پھر ہو گا

کیرا مغربی بنگال میں تبادولہ خیالات

شروعاً پیرل میں کچھ غیر احمدی علماء نے ہمارے ایک احمدی بھائی سے تبادولہ خیالات کیا جس میں شہزاد احمدی نے جواب دیے۔ پھر انہوں نے اندرا پتھ بیکس بائیس ملویوں کو اسی احمدی بھائی کے ساتھ تبادولہ خیالات کرنے کے لئے تیار کیا۔ خاکسار اور ناصر مشرقی علی صاحب اطلاع بنے یہ کھلکھلے جماعت احمدیہ "کیرا" پہنچ گئے۔ تبادولہ خیالات کے لئے جگہ کا تعین اور دیگر شرائط طے ہوئیں۔ غیر احمدیوں کے اصرار پر ان ہی کی مسجد میں یہ جلسہ مورخہ دسمبر پیرل ۱۹۵۵ء کو منعقد ہونی قرار پائی۔ چنانچہ (۱) وفات مسیح علیہ السلام (۲) ختم نبوت۔ (۳) صدائت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۴) عقائد احمدیت (۵) ایمان باغیب و بذرہ مسائل پر گفتگو کرنا طے پایا۔

چونکہ خاکسار بنگالی زبان نہیں جانتا تھا، اس لئے مکرم ناصر مشرقی علی صاحب احمدی کو ملی گفتگو میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی۔ جب کہ غیر احمدی علماء میں سے مولوی عبدالغنی صاحب عثمانی۔ (۲) مکرم عرفانی صاحب۔ (۳) شہرہ روسف صاحب تعین ہو گئے۔ یہ اجلاس لینے کا اختیار تھا۔ غیر احمدی علماء اپنے لوگوں کو یہ یقین دلادیا تھا کہ احمدی مولوی آدھ کھنڈہ کے اندر بھی اللہ تعالیٰ کے علماء سے مدافعت کر جائیگا۔ تبادولہ خیالات کی شرائط میں وقت کا تعین کرتے ہوئے مکرم مولوی عبدالغنی صاحب عثمانی بار بار یہی کہتے رہے۔ کہ زیادہ دیر تک بات کرنے کی ذہنیت ہی کہاں آئے گی۔ بلکہ فیصلہ چند منٹوں میں ہو جائے گا۔

چنانچہ خاکسار نے وفات مسیح علیہ السلام پر قرآن مجید کی متعدد آیات احادیث اور لغت کو پیش کیا۔ تین گھنٹے تک بات چیت ہوتی رہی۔ پھر قرآن علماء کا گروہ حمایت مسیح علیہ السلام پر قرآن مجید سے ایک آیت بھی پیش نہ کر سکا۔ اور آخر کار لاچار ہو کر خود ہی ہمیں کہنے لگے کہ دراصل ہم آپ کے عقائد پر یقین چاہتے ہیں۔ لہذا آپ اپنے عقائد ہم کو بتائیں۔ جبکہ انہوں نے خود ہی اپنے مقرر کئے ہوئے مسائل سے ہٹ کر ہمیں جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات چم چمائیے۔ اس رنگ میں درخواست کی تو ہمارے لئے تبلیغ کار اور مسند تھ گیا علماء کے علاوہ ایک صدر کے قریب دوسرے افراد جماعت بھائی بھی موجود تھے۔ چنانچہ ناصر مشرقی علی صاحب اور خاکسار نے نہایت پُر سکون دھاریں احمدیت کے عقائد اور تعلیمات پر گفتگو کی اور احمدیوں کے خلاف پھیلنے لگی غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا۔ الحمد للہ۔

بعد کی اطلاع ہے کہ مکرم مولوی امان اللہ صاحب احمدی جماعت احمدیہ کیرا گئے۔ تو انہیں حزب اللہ ایک مکان کا نام ہے۔ جہاں احمدیت کے خلاف منصوبہ بنایا جاتا ہے۔ (۱) میں غیر احمدیوں نے بتایا کہ ہمارے دلائل احمدیوں کے مقابل پر کمزور تھے۔ اس لئے ہم نے خود ہی بابت چیت بند کر دی تھی۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے احمدیت کا بولی بالا کیا۔

خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ مقیم ملکات

درخواست دُعا

اسی ماہ کی ۲۳ تاریخ سے میرے GENETICS — M.Sc. مائٹل کے مقامات پر رہے ہیں۔ نمایاں کامیابی کے لئے نیز-PROJECT RESEARCH (بیرونیجٹ ریسرچ) کلام باقی ہے اور اگلے ماہ کے آخر تک THESIS سمٹ کر دینے ہیں۔ احباب جماعت سے ہدایہ اعلان پڑا ان ہر دو کاموں میں معیاری نتیجہ کے لئے اور SESSIONAL TESTS میں اچھے نمبروں کے لئے جو آج کل جاری ہیں۔ درد مندانه دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ وسیم احمد ناصر فریدی علی گڑھ

احباب حمد سالہ جو بلی فنڈ میں جلد ادائیگی فرمائیں۔

الغرض خدا تعالیٰ نے تمکنت دین کے لئے اسلام میں خلافت کے قیام کا وعدہ کیا اور اس وعدہ کو آج بھی پورا کر رہا ہے۔ جو جماعت احمدیہ میں قائم ہے۔ عامۃ المسلمین باوجود وعدہ میں کٹ اور بڑی بڑی حکومتوں کے وارث ہونے کے قرض بیڑ نظر آتے ہیں اور اسلام کی سر بلندی کے لئے بڑے دعوے کرتے ہوئے نئی نئی انجین بناتے ہیں۔ اور بڑے بڑے کھوکھلے منصوبے تو تیار کرتے ہیں لیکن جس طرح یہ انجین انڈھروں کی طرح آتی ہیں اسی طرح طوفانوں کی طرح گزر جاتی ہیں کیونکہ

نظم کچھ کام نہیں دیتا اختلاف کے بغیر آج جماعت احمدیہ خلافت حقہ سے وابستہ ہونے کی وجہ سے اسلام کی جو خدمت کر رہی ہے عامۃ المسلمین صدیوں تک یہ خدمت اسلام نہیں کر سکتے یہ محض خلافت کی برکت کا نتیجہ ہے۔ آج مسلمانوں کی کمپرو اور زبونی حالی آفت کو اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ

الاصراطُ جُنَّةٌ یَقَاتِلُ مِنْ وَّرَائِہِ

آؤ اور خلافت سے وابستہ ہو جاؤ اور اسلام کی سر بلندی کے لئے کوشاں ہو کر اپنی سرخروئی کے سامان پیدا کرو اللہ تعالیٰ عامۃ المسلمین کو توفیق دے کہ وہ خلافت سے وابستہ ہوں آمین۔

وَاخْرَجُوا مِنَ الْاَرْضِ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

خلافت ہی سے وابستہ ترقی جماعت کی ہوئی تو کاروانِ دین کی اصلی قیادت ہے زید المجید خان صاحب مشرق

تو اگر دنیا کی کل حکومتیں اس سے ٹکریں گی تو وہ بہترہ میر ہو جائیں گی۔ اور حضرت مبلغ موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے بتایا کہ میں تجھے ایک لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمر بند ہوگا۔ (الفضل دارالحدیث لندن)

خلافت خاندان کا بابرکت دور ہمارا ہے اسلئے آپ کے ہمد میں جس قدر جماعت ترقی کی ہے۔ وہ بھی سے پر شدہ نہیں ہے۔ چنانچہ آپ کے دور میں انہوں نے نئے نئے طریق و افق کے لئے لڑے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی روک تھام کے لئے تھی لیکن بابرکت اور ناجی حضرت نے ہم لیا اور جماعت نے باوجود سختیوں کے خدا تعالیٰ کی تائیدات کے غلبہ نظر سے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اور دیکھ رہے ہیں۔ اور آپ کے ذریعہ سے جماعت کی ترقی ترقی ہو رہی ہے۔ اور یورپی بے وہ بھی انظر من انفس ہے۔ نیز اسلام کے غلبہ کے اثرات پور احمدی دیکھ رہا ہے آپ نے اس ترقی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ

”میں آپ سب کو پوری قوت سے بتا دیتا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی احمدیت ختمِ مذہب کے رہے گی۔ انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ میں پورے اور ہزاروں ہروں اور دوروں سے ایک بار کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ اسلام کی نفع کے دن آئیں ہیں۔ اگرچہ باری اللہ میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا دن طلوع ہو چکا ہے اس کا نفع شامل حال رہا تو یہ بتا رہا ناممکن ممکن ہو کر دے گا۔“ (الفضل سرحدی شہداء ص ۶)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میں اور میرا چھوٹا بھائی عزیزم مجید عالم کچھ دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ تمام بزرگان دین اور احباب جماعت سے مکمل شفا پائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح میرے دو چھوٹے بھائی عزیزان شریف عالم اور شمس عالم صوبائی مقابلوں کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔ میری ایک بہن، مڑکی اور ایک اور بھائی بی۔ اے

کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ سبھوں کی اعلیٰ ترین کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد خورشید عالم ڈی جی کلکتہ بٹنہ ۲۔ میری بڑی امہ انجم انڈیٹ فائنل کا امتحان دے رہی ہے احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی خواہش کے مطابق اسے بدرجہ اول کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار محمد عبداللہ بی ایس سی حیدرآباد

آئندہ روشن مستقبل صرف احمدی بچوں کا ہواگا

وقفِ جدید کا ۱۸واں سال شروع ہو کر عرصہ چار ماہ ختم ہو چکا ہے۔ لیکن بعض جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی غیر سہیں اخلاص کے اس رنگ اور بھگے کے ساتھ منقول نہیں ہو رہی ہیں جس طرح کہ منقول ہونی چاہئیں۔ اس لئے جماعتوں کے صدر صاحبان، سیکرٹریان مال اور قائدین کام سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد وعدہ کنندگان کی فہرستیں خاکسار کے نام ارسال فرمادیں تاکہ یہ فہرستیں اطلاع اور دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں ارسال کی جاسکیں۔ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ۱۔

”آئندہ روشن مستقبل صرف احمدی بچوں کا ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ساری دنیا کو دنیا کا بدایت دے گا۔ اور دنیا کا سب سے زیادہ دولت مند بھی نہیں دیگا یہ اپنی وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے احمدی بچوں سے کر رکھا ہے۔ جب یہ بچے بڑے ہوں گے اور ان کی عمر ۲۵ سال کے قریب ہوگی تو اس وقت یہ دنیا بدل چکی ہوگی اور (انشاء اللہ) صرف احمدیت کی دنیا نظر آئے گی۔ اور پھر وہی لوگ عزت پائیں گے جو بچے احمدی ہوں گے۔

پس آئے احمدی بچو! اسے مردو! اور آئے عورتو! یہ وہ انعام ہے جو اللہ تمہیں دینا چاہتا ہے۔ تم اس کے لئے مالی اور جانی قربانی کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرو کہ تم ہی اعلیٰ انعام کے حقدار قرار دیئے جاؤ۔“

پس جماعت کے تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ نہ صرف اپنی اپنی حیثیت کے مطابق خود اس بابرکت تحریک (وقفِ جدید) میں حصہ لیں بلکہ اپنی اولادوں کو بھی اس میں شامل کریں تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو بھی سے سمجھنے کے قابل ہو جائیں۔ اس طرح جماعت کی ترقیوں کو بھی اس تحریک میں شامل ہونا چاہیے۔ اور کوشش کی جائے کہ جماعت کا کوئی فرد اس بابرکت تحریک سے باہر نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام افراد جماعت کا محافظ و ناصر رہے۔ آمین ۛ

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادریان

درویشانِ قادریان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

”درویشانِ قادریان جو اپنے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں جن کا مہربان عمل قادریان کی مقدس بنی تک محدود ہے وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دنیا باوجود اپنی وسعتوں کے ان کے لئے محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ ان کے ذرائع معاش محدود ہیں۔۔۔۔۔ ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قسطنطنیہ دانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ ان کی ہر طرح امداد کریں تاکہ وہ خسارِ انسانی اور بے فکری کے ساتھ مرکزِ مسلمان اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ“

پس وہ احباب جو خطیر رقم اس فنڈ میں بنی دے سکتے تو وہ صرف ۱۲ روپے سالانہ ادا کر کے اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر رضاءِ الہی حاصل کریں۔ جن کا کم اللہ احسن الجزاء ۛ

ناظرِ بیت المال (آمد) قادریان

درخواستِ دعا: اس مالِ خاکسار کے بڑے بڑے غریب زمین احمد صاحب نے

فی۔ لے فرماتے ہیں اور دوسرے بڑے غریب میرٹھا ہمد نے میرٹھا کے فائیل امتحان دیا ہے۔ نیز خاکسار کے جتنی غریب زمین احمد صاحب نے میرٹھا کا فائیل امتحان دیا ہوا ہے ہر سہ سال کا مہربان کامیابی کیلئے جملہ احباب جماعت و درویشانِ کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: سید عبدالحق احمدی کشکی۔

صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال وصولِ بقایا تھا اور صحیح تشخیصِ بحث کی طرف خاص توجہ دی جائے

یکم مئی ۱۹۷۵ء سے صدر انجمن احمدیہ قادریان کا نیا مالی سال شروع ہو چکا ہے۔ گزشتہ مالی سال کے ہر ایک جملہ جماعتوں کے بحث وصول اور بقایا کی پوزیشن کی اطلاع برجماعت کے سیکرٹری مالی کو منعقد ہوا تھا جس میں ہر ایک کے لئے سے معلوم ہو گا کہ متعدد جماعتوں کے ذمہ لازمی چندہ جات کی کثیر رقم بقایا ہیں۔ بعض جماعتوں کے ذمہ کئی سالوں کی رقم بقایا چلی آ رہی ہیں۔ ایسے بقایا جات کا وصول تب ہی ممکن ہو سکتا ہے جبکہ جماعتوں کے جملہ افراد اور عہدیداران ایک نئے عزم اور ارادہ کے ساتھ بقایا وار اور نادمندہ احباب کو بار بار بھیجیں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک وہ بیدار ہو کر اپنی مالی ذمہ داری کو عملی طور پر ادا نہ شروع نہ کر دیں۔

بنیادی طور پر جو بات جماعتی چندوں میں غیر معمولی اضافہ کا باعث ہو سکتی ہے وہ بحث کی صحیح تشخیص اور نادمندوں کے تعلق کو ترک کر دینا کا کرنا ہے۔ لیکن بہت سی جماعتیں اولیٰ تو نادمند احباب کو بحث میں شامل کرنے سے گریز کرتی ہیں۔ اور اگر کسی کا نام رکھتی ہیں تو بجائے اصل آمد کے مطابق پوری شرح سے بحث بنانے کے جو چندہ کوئی لکھا دے وہی بحث میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بے شرح اور نادمند احباب کی اصلاح میں روکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور آمد لازمی چندہ جات میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔

دوسری اہم بات نظامِ وصیت میں شمولیت ہے۔ اور مرکز کی مالی حالت کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے ضروری ہے کہ صاحبِ جائیداد موصیان اپنی زندگی میں حصہ جائیداد کو دیں۔ اس تحریک کا اعلان پیشتر اذیٰ بذریعہ اخبار بدر ہو چکا ہے۔ لیکن تاحال بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔

جس حد تک بقایا۔ احباب کا تعلق ہے، ان کی فوری توجہ کے لئے حضرت غلیظہ المسیح اثنیٰ دینی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ ذیل تاکید ی ارشاد درج کیا جاتا ہے۔

”میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جملہ ادا کریں۔ اور مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت ہیں۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے“

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت بالخصوص مہمدہ داران اور مبلغین کرام اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف کما حقہ توجہ دیں۔ اور جلد مست و مکرم اور بقایا وار احباب کی اصلاح کے لئے فوری طور پر کوشش فرمایں۔ نئے مالی سال میں نہ صرف سو فیصدی چندہ کی ادائیگی ہو سکے بلکہ ساتھ کے ساتھ بقایا کی خاطر خواہ وصول بھی ممکن ہو سکے۔

امید ہے کہ جملہ احباب جماعت مرکز کے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے اپنے مالی فرائض کی طرف متوجہ ہو کر غرضی شہنشاہی کا ثبوت دیں گے۔ اور اللہ عزوجل ہر مومن کے

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ سب کو اس کی توفیق بخشنے اور محافظ و ناصر رہے۔ آمین ۛ

ناظرِ بیت المال احمد قادریان

نکاحۃ کی ادائیگی تزکیہ نفس کرتی اور اموال کو بڑھاتی ہے

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوترس کی خرید و فروخت اور تصادف کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C. I. T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

Khilafat Number

The Weekly **BADR** Qadian

Editor—Mohammad Hafeez Baqapuri

Sub Editor—Jawaid Iqbal Akhtar

Vol. 24

22nd May 1975

No. 21

سیدنا حضرت امیر المؤمنین علیؑ المسیح الثالثؑ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اہلبائے جماعت کے نام ایک ضروری پیغام

محفوظ فرماتے ہیں :-

”اے میرے عزیز بھائیو! جو مقاماتِ قرب تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو اور روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو خلیفہ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ کیونکہ اگر یہ دامن چھوٹا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوٹ جائے گا۔ کیونکہ خلیفہ وقت اپنی ذات میں کوئی شے نہیں۔ اُسے جو مقام بھی حاصل ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا مقام ہے۔ نہ اس میں اپنی کوئی طاقت، نہ اس میں اپنا کوئی علم۔ پس اس شخص کو نہ دیکھو بلکہ اُس کرسی کو دیکھو جس پر خدا اور اُس کے رسول نے اس شخص کو بٹھا دیا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے جس خلافت راشدہ کے وقت میں جتنے زیادہ خلفاء اس دوسرے سلسلہ کے ہوں گے یعنی سلسلہ خلافتِ ائمہ کے، جو مضبوطی کے ساتھ اُس کے دامن کو پکڑے ہوئے ہوں گے اور جن کے سینہ میں وہی دل جو خلیفہ وقت کے سینہ میں دھڑک رہا ہے، دھڑک رہا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اُن کو طاقت بخشی رہے گی۔ آپ کے روحانی فیوض سے وہ حصہ لیتے رہیں گے۔ اتنا ہی زیادہ اسلام ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اور غالب رہتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات، اور اُس کے فضلوں کو انسان حاصل کرتا چلا جائے گا۔ لیکن جو شخص خلافتِ راشدہ کے دامن کو چھوڑتا اور خلافتِ راشدہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اُس شخص پر خدا تعالیٰ اپنی حقارت کی نگاہ ڈالتا ہے اور وہ اُس کے غضب اور قہر کے نیچے آجاتا ہے۔“

(الفضل جلسہ لائے نمبر ۱۹۶۸ء مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۸ء)